روزمرہ زندگی کے مسائل سے متعلق بیش بہا معلومات پر مشتمل مقبول عام مستند تعلیم دین کورس

TALEEM-E-DEN COURSE

تعلیمات اسلامی

عقائد واحکام

3

حصہ فقہ

مرتب:

مولانا مفتی محمد ایاز حفظہ اللہ

ہیڈ آفس
تعلیم دین کورس

جامعہ تبلیغ القرآن
یوسف آباد دلہ زاک روڈ پشاور شہر
091-2245300
0336-9202188
website: www.tableeghulquran.com
E-mail: jamiatq@gmail.com

فہرست مضامین

- تعارف 7
- دین، مذہب اور شریعت 7
- دین اسلام کی اہمیت و ضرورت 8
- دین اسلام کی جامعیت 9
- دین و دنیا کا امتزاج 10
- دین و شریعت، جاننے کے ذرائع 11
- قرآن، حدیث اور فقہ 11
- فقہ، تعارف اور اہمیت 11
- دین کی اہم اصطلاحات 14
  - (۱) فرض 14
  - (۲) واجب 14
  - (۳) سنت 14
  - (۴) مستحب 15
  - (۵) مباح 15
  - (۶) مکروہ 15
  - (۷) حرام 15
- فرائضِ دین 16
- فرائضِ ایمان 16
- فرائضِ اسلام 16
- فرائضِ کلمہ 17
- عقیدوں کا بیان 18
  - ایمان سے متعلق 18

- ○ اللہ تعالیٰ سے متعلق 18
- ○ تقدیر اور اختیار سے متعلق 18
- ○ انبیاء کرام اور معجزات سے متعلق 18
- ○ آسمانی کتابوں سے متعلق 19
- ○ فرشتوں اور جنات سے متعلق 19
- ○ قیامت سے متعلق 20
- ○ جنت و دوزخ سے متعلق 20
- ○ قبر کے حالات 21
- ○ ایصال ثواب سے متعلق 21
- ○ صحابہ کرامؓ سے متعلق 21
- ○ اہل بیت سے متعلق 21
- ○ ولی، ولایت اور کرامت سے متعلق 22
- ○ توبہ سے متعلق 22
- • مختلف حقوق کا بیان 23
- ○ بندہ پر اللہ تعالیٰ کے حقوق 23
- ○ قرآن کے حقوق 23
- ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق 24
- ○ صحابہ کرامؓ کے حقوق 24
- ○ علماء کرام کے حقوق 24
- ○ مسلمان کے حقوق 25
- • طہارت 26
- ○ استنجاء 26
- ○ استنجاء کا طریقہ 26
- ○ استنجاء کے مکروہات 26

- وضو 27
  - وضو کی فضیلت 27
  - فرائض وضو 27
  - وضو کی سنتیں 27
  - وضو کے مستحبات 28
  - وضو کا طریقہ 28
  - نواقض وضو 29
  - مکروہات وضو 29
- غسل 30
  - غسل کی فضیلت 30
  - غسل کے فرائض 30
  - غسل کے مکروہات 30
  - غسل کا طریقہ 31
  - موجبات غسل 31
- تیمّم 32
  - تیمّم کے فرائض 32
  - تیمّم کا مسنون طریقہ 32
  - کن چیزوں سے تیمّم جائز ہے 32
  - مفسدات تیمّم 34
  - تیمّم سے کتنی وقت کی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں 34
- حیض ونفاس کے چند احکام برائے خواتین 34
  - حیض 34
  - حیض کی مدت 34
  - نفاس 34

- ○ نفاس کی مدت 35
- ○ حیض ونفاس کا حکم 35
- ○ استحاضہ کا حکم 35
- ○ پاکی (طہر) کی مدت 36
- ● نماز 37
- ○ نماز کی فضیلت 37
- ○ فرائض نماز 37
- ○ واجبات نماز 38
- ○ مکروہات نماز 41
- ○ نماز باجماعت فضیلت 42
- ○ جماعت واجب ہونے کی شرطیں 43
- ○ جماعت چھوڑنے کے اعذار 43
- ○ عورتوں اور مردوں کی نماز میں فرق 44
- ● نماز وتر 46
- ○ وتر کا حکم 46
- ○ وتر کی رکعتیں اور ادا کرنے کا طریقہ 46
- ● نماز جمعہ 46
- ○ جمعہ کے دن کل رکعت 46
- ○ نماز جمعہ کا طریقہ 46
- ○ جمعہ کی نماز واجب ہونے کی شرائط 47
- ● نقشہ تعداد رکعات نماز پنجگامہ 47
- ● صلوٰۃ قصر یعنی مسافر کی نماز 48
- ○ قصر کا طریقہ 48
- ○ سفر میں سنت کا حکم 48

- نمازتراویح 49
  - نمازتراویح کا حکم 49
  - تراویح پڑھنے کا طریقہ 49
  - نمازتراویح کی رکعتیں 49
  - تراویح میں قرآن پڑھنے کا حکم 49
- نماز کے مکروہ اوقات 50
  - جن وقتوں میں ہر نماز مکروہ ہے 50
  - جن وقتوں میں صرف نماز نفل مکروہ ہے 50
- سترے کا حکم 51
- قضا نمازیں 51
  - قضاء نماز کا حکم 51
  - قضاء کے چند ضروری مسائل 52
  - قضاء ادا کرنے کا طریقہ 52
  - قضاء عمری 53
- دن رات کی نفل نمازیں 53
  - نماز تہجد 53
  - تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد 54
  - نماز اشراق 54
  - چاشت کی نماز 54
  - صلوٰۃ حاجت 54
  - صلوٰۃ استخارہ 54
  - نماز کسوف 55
  - نماز خسوف 55
  - نماز استسقاء 55

- سجدہ سہو 55
  - سجدہ سہو کب واجب ہوگا 55
  - سجدہ سہو کا طریقہ 55
  - عمل کثیر کی تعریف 56
- سجدہ تلاوت 56
- نماز جنازہ 58
- روزہ 61
- کفارے کا بیان 63
- زکوۃ 63
- حج 64
  - فرائض کی فضیلت 64
  - فرایض حج 65
  - حج کی سنتیں 66
  - حج کی اقسام 66
- عمرہ 68
  - عمرہ کی فضیلت 68
  - عمرہ کے فرائض 68
  - واجبات عمرہ 68
  - عمرے کی سنت 68
  - عمرے کرنے کا طریقہ 68
- قربانی 69
  - قربانی کی فضیلت 69
  - قربانی کس پر واجب ہے 69
- معاملات 71

○ معاملات کے شرائط واصول 71

• معاشرت 73

• نکاح 73

○ نکاح کی فضیلت 73

○ شرائط نکاح 73

• طلاق 74

○ طلاق کی قسمیں اور اُس کا حکم 74

• جہاد 76

○ جہاد کی فضیلت 76

○ فرضِ عین کی صورتیں 78

○ فرض کفایہ کی صورتیں 78

• نماز اور ترجمہ 79

• مسنون دعائیں 84

○ قبولیتِ دُعا کے شرائط اور آداب 84

○ آداب دُعا 84

○ سونے کی دعا 85

○ جاگنے کی دعا 85

○ کھانا کھانے کی دعا 85

○ کھانا کھانے کے بعد دعا 85

○ بیت الخلاء جانے کی دعا 86

○ بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا 86

○ کپڑے پہننے کی دعا 86

○ آئینہ میں دیکھنے کی دعا 86

○ گھر میں داخل ہونے کی دعا 86

- ○ گھر سے نکلنے کی دعا 86
- ○ مسجد میں داخل ہونے کی دعا 86
- ○ مسجد سے باہر نکلنے کی دعا 86
- ○ بازار میں داخل ہونے کی دعا 86
- ○ مجلس سے اٹھنے کی دعا 86
- ○ سفر کی دعا 87
- ○ سواری کی دعا 87
- ○ چھینک کی دعا 87
- ○ چاند دیکھنے کی دعا 87
- ○ تعزیت کی دعا 87
- ○ قبرستان میں جانے کی دعا 87
- ○ صبح وشام پڑھنے کی دعا 88
- ایمان مفصل 88
- ایمان مجمل 88
- کلمہ طیبہ 88
- کلمہ شہادت 88
- کلمہ تمجید 89
- کلمہ توحید 89
- کلمہ استغفار 89
- دعا صلوٰۃ حاجت 89
- دعا استخارہ 89

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف

دین ،مذہب اور شریعت

دین کہتے ہیں مکمل نظام حیات اور زندگی گزارنے کے پورے قانون وآئین کو لہٰذا اسلام دین ہے۔ جبکہ مذہب صرف عبادت اور پوجا پاٹ کے طریقے کو کہاجاتاہے جیسے مذہب یہودیت، عیسائیت وغیرہ یامذہب کسی فقہی مسلک کو کہتے ہیں جیسے حنفی مذہب، شافعی مذہب وغیرہ۔

لہٰذا تمام انبیاء علیہم السلام کا دین ایک ہی تھا جیسے کہ ارشاد ہے:

اِنَّ هٰذِهٖ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ۔(سورۃ انبیاء: ۹۲)

ترجمہ: تم سب کی (فی الحقیقت) امت (دین) ایک ہی ہے اور ہم ہی تنِ تنہا تم سب کے رب ہیں پس ہماری عبادت کرو۔

اور شریعت ہر قوم اور پیغمبر کی الگ الگ تھی جیسے فرمایا:

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا۔(سورۃ مائدہ: ۴۸)

ترجمہ: ہم نے تم میں سے ہر ایک (امت) کے لیے ایک شرع (دستور العمل) اور منہاج (طور طریقے) ٹھہرادی ہے۔

الغرض تمام انبیاء علیہم السلام دین اسلام ہی کی تعلیم دیتے چلے آئے ہیں۔اور دین یہ ہے کہ ایک اللہ کی ذات وصفات ،آخرت کی جزاء وسزا پر ایمان لانا، انبیاء کی تعلیمات، اللہ کی کتابوں کو ماننا، اپنے زمانے میں اپنے اپنے انبیاء کی اطاعت کرنا اور باقی سب لوگوں کی پیروی چھوڑنا، عبادات ادا کرنا جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ۔

بس اسی ایمان (توحید، رسالت، آخرت)، عبادت (نماز ،روزہ، حج، زکوٰۃ) اور معاملات ، معاشرت وتعلقات اور حلال وحرام کا نام دین ہے اور یہ چیز تمام انبیاء کی تعلیمات میں مشترک ہے۔

دوسری چیز شریعت ہے یعنی ہر امت اور پیغمبر کے عبادت کے طریقے، معاشرت کے اصول، باہمی معاملات اور تعلقات کے قوانین، حرام اور حلال، جائز وناجائز کے حدود وغیرہ الگ الگ تھے مثلاً نماز، روزہ تمام امتوں اور انبیاء کے دین میں مشترک ہے جبکہ طریقہ کار، اوقات، تعداد رکعات وغیرہ ہر شریعت میں الگ الگ ہیں۔ان امور میں اللہ تعالیٰ نے ہر قوم اور ہر زمانے کے حالات کا لحاظ کر کے اپنے انبیاءؑ کے پاس مختلف شریعتیں بھیجی تھیں تاکہ ہر قوم الگ الگ شائستگی اور تہذیب واخلاق کی تعلیم وتربیت حاصل کر کے ایک بڑے اور مکمل قانون کی پیروی کے لیے تیار ہوں۔ جب یہ کام مکمل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو نئی مکمل شریعت اور بڑا قانون دے دیا جو تمام دنیا کے لیے ہے، اب دین تو وہی ہے جو پچھلے انبیاءؑ نے سکھایا تھا مگر نئی شریعت، شریعتِ محمدی آگئی جس نے تمام پرانی شریعتیں منسوخ کر دیں اور اب یہ آخری شریعت، تمام دنیا کے لیے تاقیامت برقرار رہے گی۔

دین اسلام کی اہمیت وضرورت:

انبیاء کرامؑ کا حضرت آدم علیہ السلام سے جاری سلسلہ، اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ پر مکمل کردیا، یعنی اب کوئی نبی یا رسول اس دنیا میں نئی شریعت لے کر نہیں آئے گا۔ قیامت تک آنے والے انس وجن کے لیے، اللہ تعالیٰ نے دین اسلام ہی کو منتخب کیا ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ [سورۃ المائدۃ:۳]

"آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کردیا، تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لیے) پسند کرلیا۔"

غرضیکہ انسان کی کامیابی وکامرانی کے لیے دین اسلام پر ہی عمل کرنا واحد راستہ ہے۔

جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔

[سورۃ آل عمران: ۸۵]

"جو شخص اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین اختیار کرنا چاہے گا تو اس سے وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ ان لوگوں میں شامل ہو گا جو سخت نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔"

دین اسلام کی جامعیت:

دین اسلام کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ یہ زندگی کے تمام شعبوں کو شامل و حاوی ہے۔ اسلام نے ایمانیات، عبادات، معاملات اور معاشرت غرضیکہ پوری زندگی کے لیے اس طرح رہنمائی کی ہے کہ ہر شخص چوبیس گھنٹے کی زندگی کا ایک ایک لمحہ خالق کائنات کی تعلیمات کے مطابق اپنے نبی اکرم ﷺ کے طریقہ پر گزار سکے۔

اللہ تعالیٰ کا پیغام اور نبی اکرم ﷺ کا اسوہ انتہائی معتبر ذرائع سے آج تک محفوظ ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے گا۔ دنیا کے کسی بھی مذہب کی کوئی بھی کتاب ایسے مستند ذرائع سے محفوظ نہیں ہے جو قرآن وحدیث کی حفاظت کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔ دین اسلام میں کھانے، پینے، سونے حتی کہ استنجاء کرنے کا طریقہ بھی بتلایا گیا ہے، حتیٰ کہ راستہ پر چلنے کے آداب بھی بیان کئے گئے ہیں۔ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی تفصیلات سے آگاہ کر کے ان کو ادا کرنے کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔ تجارت اور معاشرت کے اصول وضوابط بیان کئے گئے ہیں، وقت کے صحیح استعمال کی بار بار تاکید کی گئی ہے کیونکہ یہ دنیاوی زندگی ایک بڑے امتحان کی تیاری کے لیے ہے اور اخروی زندگی میں کامیابی کا انحصار اسی فانی زندگی کے اعمال پر ہے۔ خلاصہ یہ کہ دین اسلام دو چیزوں عقائد (ایمانیات) اور اعمال سے عبارت ہے۔ اعمال میں عبادات، اخلاق، معاملات (معاشیات) معاشرت اور سیاست وریاست داخل ہیں۔

گویا اسلام واضح احکام پر مبنی شش رکنی نظام، (۱)عقائد (۲)عبادات(۳)اخلاق (۴)معاملات(معاشیات) (۵)معاشرت(۶)سیاست وریاست پر مشتمل ایک مکمل دین ہے۔ جس کے کسی ایک بھی جز ورکن کو اختیار کر کے دوسرے احکام و شعبہ ہائے زندگی کو نظر انداز کرنا اسلام کی روح کے خلاف ہے۔

دین ودنیا کا امتزاج:

الغرض اسلام کے پیش نظر دنیوی ترقی وکمال کے ساتھ ساتھ اخروی سعادت اور رضاء الٰہی کا حصول لازمی ہے اور یہ دین و دنیا کا ایک قوی امتزاج ہے ۔اسلام کے پیش نظر یہی فلسفہ ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام کے اعتقادی ،عباداتی ، اخلاقی، معاشی، معاشرتی وسیاسی نظاموں کو ایک دوسرے سے قطعاً علیحدہ و جدا نہیں کیا جا سکتا بلکہ سب ایک دوسرے کے ساتھ لازم وملزوم ہیں۔لیکن ہر عمل ،حکم و رکن اور دین کی پختگی، عقائد سے بہر صورت پیوست ہے۔یعنی عقیدہ ان تمام شعبہ ہائے حیات کے لیے بمنزلہ بنیاد و جڑ ہے اور ہر عمل و حکم برگ و بار ،دنیوی و اخروی جزا، عقیدے سے لازمی طور پر مربوط ہیں۔اگر کسی کے اعمال و اخلاق، معاملات، معاشرت و سیاست بظاہر درست نظر آتے ہوں لیکن اسکا عقیدہ جو اس تمام نظام کی اساس کی حیثیت رکھتا ہے صحیح نہ ہو تو یہ تمام بے فائدے اور"کبیتِ العنکبوت" ہیں۔

دین و شریعت، جاننے کے ذرائع
قرآن، حدیث اور فقہ

دین اسلام اور شریعت محمدی ﷺ کے اصول اور احکام معلوم کرنے کے لیے ہمارے پاس معتبر تین ذرائع ہیں:

(۱) قرآن پاک (۲) احادیث مبارکہ (۳) فقہ اسلامی

قرآن پاک تو اللہ کا کلام ہے اور اس پر الفاظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ساری زندگی قرآن کی تفسیر و تشریح تھی۔ آپ ﷺ ہر وقت امت کی تعلیم و تربیت میں مصروف تھے۔ اپنی زبان مبارک اور اپنے عمل سے لوگوں کو بتاتے رہے۔ بس احادیث سے وہ روایتیں مراد ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے سند کے ذریعے ہم تک پہنچی ہیں۔

قرآن کے تمام باریکیوں کو نہ ہر کوئی سمجھ سکتا ہے، نہ ہر کسی کے پاس حدیث کا ایسا علم ہے کہ وہ خود شریعت کے احکام معلوم کر سکے۔ اس لیے بعض بزرگان دین (فقہاء) نے قرآن و حدیث کے احکامات پر غور کر کے برسوں کی محنت اور غور و تحقیق کے بعد عام لوگوں کی آسانی کے خاطر مفصل قوانین مرتب کر دیے جس کو فقہ کہا جاتا ہے۔

انہی کی محنتوں کا نتیجہ ہے کہ آج کروڑوں مسلمان بغیر کسی زحمت کے شریعت کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور کسی کو اللہ اور رسولؐ کے احکامات معلوم کرنے میں دقت پیش نہیں آتی۔ فقہاء کے اس احسان سے دنیا کے مسلمان سبکدوش نہیں ہو سکتے۔

فقہ، تعارف اور اہمیت:

فقہ کے لفظی معنی سمجھ بوجھ کے ہیں۔ دراصل فقہ قرآن وحدیث کی تشریح ہے۔ وہ مسائل جن کی مکمل تفصیل اور وضاحت قرآن یا حدیث میں نہ ہو تو فقہ، قرآن وحدیث کے اُصول کی روشنی میں ان مسائل کا حل بتاتی ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ

فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوۡلِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا [نساء:۵۹]

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول کا کہنا مانو اور تم میں جو لوگ اہل امر ہیں ان کا بھی۔ پھر اگر کسی امر میں تم باہم اختلاف کرنے لگو تو اس امر کو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے حوالہ کر دیا کرو، اگر تم اللہ تعالیٰ پر اور یوم قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ سب بہتر ہیں اور ان کا انجام خوش تر ہے۔

مفسرین کے نزدیک "اولی الامر" سے مراد اہل فقہ ہیں۔

حضرت معاذ بن جبلؓ کو جب یمن کا قاضی مقرر کیا گیا تو آپ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"اے معاذ! (جب کوئی مقدمہ تمہارے سامنے پیش ہو گا تو) تم کیسے فیصلہ کرو گے؟ تو انہوں نے جواب دیا، جیسا کہ کتاب اللہ میں ہے۔ آپ علیہ اسلام نے پھر پوچھا، اگر کتاب اللہ میں نہ پاؤ تو (کیا کرو گے؟) جواب دیا، پھر سنت رسول اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ پھر پوچھا اگر سنت میں بھی نہ پاؤ تو (کیا کرو گے؟) جواب دیا، (ایسی صورت میں) میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔ اس پر رسول اللہ خوش ہوئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے رسول کے بھیجے ہوئے شخص کو اس بات کی توفیق دی جو اس کے رسول کو پسند ہے۔"

ویسے تو فقہ کی بہت فضیلت ہے۔ البتہ ایک حدیث مبارک میں ہے۔

مَنۡ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیۡرًا یُّفَقِّھۡہُ فِی الدِّیۡنِ۔ [بخاری و مسلم]

"جس پر اللہ خیر (بھلائی) کا ارادہ فرمائے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے۔"

علم فقہ کا موضوع احکام شریعت (اوامر و نواہی) ہیں جن میں عقائد، عبادات، معاشرت اور معاملات وغیرہ کے احکامات شامل ہیں۔ تاہم عقائد کے اصول اور مبانی ہمیں قرآن و سنت سے براہ راست ملتے ہیں۔

ابتداء میں بہت سے بزرگوں نے فقہ کو اپنے اپنے طریقہ پر مرتب کیا تھا۔ مگر رفتہ رفتہ چار فقہیں دنیا میں باقی رہ گئیں اور آج دنیا کے مسلمان زیادہ تر انہی کی پیروی کرتے ہیں:

(۱)امام ابو حنیفہؒ کی فقہ جس کی ترتیب میں امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ اور امام زُفرؒ اور ایسے ہی چند اور بڑے بڑے علماء کا مشورہ بھی شامل تھا۔اسے فقہ حنفی کہا جاتا ہے۔

(۲)امام مالکؒ کی فقہ۔یہ فقہ مالکی کے نام سے مشہور ہے۔

(۳)امام شافعیؒ کی فقہ۔یہ فقہ شافعی کہلاتی ہے۔

(۴)امام احمد بن حنبلؒ کی فقہ۔اس کو فقہ حنبلی کہتے ہیں۔

یہ چاروں فقہیں رسول اللہ ﷺ کے بعد دو سو برس کے اندر اندر مرتب ہو گئیں تھیں۔ان میں جو اختلافات پائے جاتے ہیں وہ بالکل قدرتی اختلافات ہیں۔چند آدمی جب کسی معاملہ کی تحقیق کرتے ہیں یا کسی بات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو ان کی تحقیق اور سمجھ میں تھوڑا بہت اختلاف ضرور ہوتا ہے۔لیکن چونکہ یہ سب حق پسند اور نیک نیت اور مسلمانوں کے خیر خواہ بزرگ تھے، اس لیے تمام مسلمان ان چاروں فقہوں کو برحق مانتے ہیں۔

ہم ان چار فقہوں کو برحق سمجھتے ہوئے امام ابو حنیفہؒ کے فقہ (فقہ حنفی) کی پیروی کرتے ہیں کہ یہ ان تمام میں راجح اور بہتر ہے۔

دین کی اہم اصطلاحات

(Important Terms of Deen (religion)

(۱)فرض (Obligatory) :

فرض وہ کام ہے جن کو بغیر کسی عذر یعنی شرعی وجہ کے چھوڑا نہیں جاسکتا۔ایسے کاموں مثلاً نماز کو بغیر کسی شرعی وجہ کے چھوڑنے والا سخت عذاب کا مستحق اور فاسق کہلاتا ہے۔اور اگر کوئی اس کی فرضیت سے انکار کرے تو وہ کافر ہے۔

فرض کی دو قسمیں: (۱)فرض عین (۲)فرض کفایہ

فرض عین :

وہ فرض جس کی ادائیگی ہر مسلمان پر انفرادی طور پر لازم ہو جیسے پنج وقتہ نماز۔

فرض کفایہ :

وہ فعل جس کا کرنا ہر مسلمان پر انفرادی حیثیت سے لازم نہیں بلکہ اجتماعی حیثیت سے تمام مسلمانوں پر فرض ہو، اگر کچھ لوگ بھی ادا کرلیں تو ادا ہو جائے گا۔اور اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب ہی گناہ گار ہوں گے جیسے نماز جنازہ وغیرہ۔

(۲) واجب(Obligatory) :

واجب کاموں کو بھی بلا عذر چھوڑنے والا عذاب کا مستحق ہے البتہ جو اس سے انکار کرے وہ فاسق ہے کافر نہیں۔واجب کی سب سے آسان مثال عشاء کے تین وتر ہیں۔

(۳)سنت (Sunnah) :

سنت وہ کام ہیں جن کو حضور ﷺ یا صحابہ کرامؓ نے کیا ہو۔ان کی دو قسم ہیں:

☆ ایک سنت موکدہ جس کے کرنے کی تاکید ہے اور بلا عذر چھوڑنے والا اور ترک کی عادت بنانے والا گناہگار اور فاسق ہے۔

جیسے: نماز ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو رکعت سنت پڑھنا۔

☆ دوسری قسم سنت غیر موکدہ ہے جس کے کرنے پر ثواب ملتا ہے اور چھوڑنے پر گناہ نہیں۔
جیسے: عصر سے قبل چار رکعت نفل۔

(۴) مستحب (Recommended):

مستحب وہ کام ہیں جن کے کرنے پر ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے پر کسی قسم کا گناہ نہیں۔اس کو نفل اور مندوب بھی کہتے ہیں۔ جیسے: عام نوافل یا مختلف مستحبات۔

(۵) مباح (Premissible) :

وہ کام جس کے کرنے یا نہ کرنے میں بندے کو اختیار ہو اور کرنے اور نہ کرنے میں کوئی ثواب اور عذاب نہیں۔ جیسے تھوکنا

(٦) مکروہ (Disapproved) :

مکروہ کا معنی ہے ناپسندیدہ۔ مکروہ کاموں کی بھی دو قسمیں ہیں:
ایک قسم مکروہ تحریمی جن کا بلاعذر کرنے والا گناہگار اور فاسق ہے جیسے استنجاء کے دوران قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا۔
دوسری قسم مکروہ تنزیہی جس کے نہ کرنے میں ثواب ہے اور کرنے میں گناہ نہیں البتہ خلاف اولیٰ ہے جیسے مسجد کی زائد از ضرورت نقش و نگار کرنا یا نماز کے دوران التفات کرنا۔

(۷) حرام (Prohabited):

حرام وہ ہیں جن کا کرنے والا فاسق اور سخت عذاب کا مستحق ہے جیسے سود، شراب وغیرہ۔
حرام کاموں کو حرام نہ ماننے والا کافر ہے۔

فرائِض دین

(Fundamentals of Deen (religion)

فرائض دین سے مراد دین اسلام کا نچوڑ، خلاصہ، فلسفہ اور مکمل نظام حیات ہے۔ جس طرح دین کے دیگر احکام نماز، روزہ، حج وغیرہ میں فرائض ہوتے ہیں اسی طرح پورے دین میں بھی مندرجہ ذیل چھ فرائض ہیں:

(۱)عقائد (۲)عبادات (۳)اخلاق

(۴)معاملات (۵)معاشرہ (۶)سیاست وریاست

فرائِض ایمان

(Fundamentals of faith) or (Islamic beliefs)

ایمان کا لفظی معنی یقین اور تصدیق ہے جب کہ شریعت کی اصطلاح میں مندرجہ ذیل چیزوں کا زبان سے اقرار کرنااوردل سے اس پر یقین رکھنے کوایمان کہتے ہیں۔

فرائض ایمان سے مراد مندرذیل چھ چیزیں ہیں جن پر ایمان فرض ہے:

(۱)اللہ پر ایمان (۲)فرشتوں پر ایمان (۳)کتابوں پر ایمان

(۴)رسولوں پر ایمان (۵)آخرت پر ایمان (۶)تقدیر پر ایمان

فرائِض اسلام

(Fundamentals of Islam)

اسلام کے فرائض یعنی ارکانِ اسلام پانچ اور بعض علماء کے نزدیک چھ ہیں۔

(۱)کلمہ طیبہ (۲)نماز (۳)روزہ (۴)حج (۵)زکواۃ

(۶) بعض علماء نے چھٹا جہاد بتایا ہے۔

فرائضِ کلمہ

(Fundamentals of Kalma)

کلمہ کے سات فرض ہیں:

(۱)کلمہ پڑھنا　(۲)الفاظ صحیح ادا کرنا

(۳)کلمے کا معنی (ترجمہ) سیکھنا　(۴)کلمے کی تشریح اور وضاحت سمجھنا

(۵)کلمہ پر عقیدہ رکھنا　(۶)اس پر عمل کرنا

(۷)پھر اس کی دعوت دینا۔

عقیدوں کا بیان

ایمان سے متعلق

ایمان اس وقت درست ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان سب کو مان لے۔ اللہ تعالیٰ ورسول اکرم ﷺ کی کسی بات میں شک کرنا، اس کو جھٹلانا، اس میں عیب نکالنا یا اس کا مذاق اڑانا، ان سب باتوں سے ایمان ختم ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے متعلق

ہر چیز کا کوئی صانع اور پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ اس کائنات کو پیدا کرنے والا بھی موجود ہیں جو کہ اللہ واحد لاشریک ہے۔ وہ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے، اس کے مثل کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں اور سب اُس کے محتاج ہیں۔ اُس کا کوئی برابر اور شریک نہیں ہے۔ ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہے گا۔ تمام صفات کمالیہ سے متصف اور صفات ناقصہ سے منزہ ہے، عرش پر اپنی شان کے مطابق مستوی ہے۔

تقدیر اور اختیار سے متعلق

دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کے علم میں پہلے سے موجود ہے۔ اس کو تقدیر کہتے ہیں، ہاں بندے کو اللہ نے سمجھ اور اختیار دیا ہے جس سے وہ افعال ادا کرتا ہے ،اسی کی وجہ سے اس کو ثواب اور عذاب دیا جاتا ہے۔ ثواب اللہ کے حکم کے مطابق کام کرنے اور عذاب اللہ کے حکم خلاف کام کرنے پر دیا جائے گا۔ جبکہ اللہ ایسے کام کا حکم نہیں دیتا جو بندے کی طاقت سے باہر ہو۔

انبیاء کرام اور معجزات سے متعلق

اللہ نے اپنے بندوں کی صحیح راہنمائی کے لیے انبیاء کرام مبعوث فرمائے جو سب کے سب انسان اور معصوم ہیں۔ ان کی صحیح تعداد اللہ نے نہیں بتائی۔ تاہم سب سے پہلے حضرت آدمؑ اور آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ تھے، سب سے افضل ہمارے پیغمبر ہے۔ ہم یہ عقیدہ رکھیں گے کہ

اللہ تعالیٰ کے تمام بھیجے ہوئے جتنے بھی پیغمبر ہیں ان سب پر ہمارا ایمان ہے۔ان پیغمبروں کی نبوت کی تصدیق کے لیے اللہ نے ان کے ہاتھوں ایسی عجیب وغریب باتیں ظاہر کیں جو دوسرے لوگ نہیں کرسکتے اس کو معجزہ کہتے ہیں۔دیگر انبیاء کی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر کو بھی بہت معجزات عطا کیے جن میں سے قرآن اور اسراء ومعراج بڑا معجزہ ہے۔

آسمانی کتابوں سے متعلق

اللہ تعالیٰ نے بہت سی کتابیں آسمان سے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ بہت سے پیغمبروں پر اتاریں تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں بتائیں۔ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں:

۱۔ تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی۔

۲۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو ملی۔

۳۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ملی۔

۴۔ قرآن مجید ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کو ملا۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے،اس کے بعد کوئی کتاب آسمان سے نہیں آئے گی۔ قیامت تک قرآن ہی کا حکم چلتا رہے گا۔دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا مگر قرآن مجید کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے،اس کو کوئی بدل نہیں سکتا۔

فرشتوں اور جنات سے متعلق

اللہ نے ایک مخلوق کو نور سے پیدا فرمایا جن کو فرشتے کہتے ہیں وہ اللہ کے حکم کے خلاف نہیں کرتے۔ان میں چار مشہور فرشتے (جبرئیلؑ،میکائیلؑ،اسرافیلؑ،عزرائیلؑ) ہیں جن کے ذمے مختلف کام ہیں۔اسی طرح ایک مخلوق آگ سے پیدا کیا ہے جن کو جنات کہتے ہیں،وہ بھی ہماری طرح احکام کے مکلف ہیں۔ان میں نیک وبد ہر قسم کے ہوتے ہیں۔ان میں سب سے زیادہ شریر ابلیس (شیطان) ہے۔

قیامت سے متعلق

یہ کائنات ایک دن ختم ہونے والی ہے۔ اس دن تمام مخلوقات مر جائیں گی حتیٰ کہ اسرافیل جو قیامت کا صور پھونکتا ہے وہ بھی مر جائے گا۔ ایک مدت اسی کیفیت پر گزرے گی پھر اللہ سب کو زندہ کرے گا اور نیک و بد اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ اس دن کا کوئی معلوم وقت نہیں تاہم بعض نشانیاں نبی اکرم ﷺ نے بتائی ہیں وہ ضرور پوری ہوں گی، ان میں کچھ چھوٹی نشانیاں ہیں اور کچھ بڑی نشانیاں ہیں۔ جب لوگ دوبارہ زندہ ہو جائیں تو تکلیف کے باعث پیغمبروں سے سفارش کرانے جائیں گے۔ آخر میں ہمارے پیغمبر حساب شروع کرنے کی سفارش کریں گے۔ پھر ترازو نصب کی جائے گی اور جزاوسزا کا عمل شروع ہو جائے گا۔ اعمال نامے تقسیم ہونگے، نیک لوگ جنت جائیں گے جبکہ برے لوگ جہنم جائیں گے۔

جنت و دوزخ سے متعلق

جنت و دوزخ پہلے سے پیدا کی جا چکی ہے۔ دنیا سے جو شخص اسلام کی حالت میں گیا، وہ ضرور جنت میں جائے گا اور جو کفر کی حالت میں گیا وہ دوزخ میں جائے گا۔ بعض گناہ گار مسلمان بھی اپنی گناہوں کی سزا چکھنے کے لیے دوزخ میں جائیں گے، پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے ان کو نکال دے گا۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ جن کو معاف کرنا چاہیے تو اس کو اختیار ہے جبکہ شرک و کفر کے بارے میں اللہ نے صراحت کی ہے کہ وہ معاف نہیں ہو گی۔ لہٰذا کافر و مشرک ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں ہونگے۔ جنت میں جنتیوں کو ان کے درجات کے مطابق بدلہ ملے گا اور اللہ تعالیٰ کا دیدار بھی نصیب ہو گا۔

قبر کے حالات

جب آدمی فوت ہو جائے تو قبر میں اس کے پاس دو فرشتے تین سوالات پوچھنے آتے ہیں۔ اگر ٹھیک جواب دیا تو ہر طرح کا چین وسکون ملے گا اور اگر غلط جواب دیا تو پھر قیامت تک اس پر بڑی سختی اور عذاب ہوتا رہے گا۔ اس کو عذاب برزخ یا عذاب قبر کہتے ہیں۔ یہ قیامت تک جاری رہے گا۔

ایصال ثواب سے متعلق

دعا، صدقہ وخیرات اور جو بھی عبادت کی جائے، چاہے فرض ہو، واجب ہو یا نفل مردہ (یا زندہ) کو ثواب پہنچانے کی نیت کرنے سے اس کو ثواب پہنچتا ہے اور بہت فائدہ ہوتا ہے۔ البتہ بعینہ وہی چیز نہیں پہنچتی جس کا صدقہ کیا جائے جیسا کہ بعض جاہلوں کا عقیدہ ہے بلکہ اُس کا ثواب پہنچتا ہے۔

صحابہ کرام سے متعلق

جس شخص نے ہمارے پیغمبر ﷺ کو اسلام کی حالت میں دیکھا اور اسلام کی حالت میں وہ فوت ہوا وہ صحابی کہلاتا ہے۔ صحابہ کرام اگرچہ معصوم نہ تھے البتہ مغفور ہیں۔ تاہم اللہ نے ان سے رضامندی کا اظہار کیا ہے، لہٰذا سب کے بارے میں اچھا یقین رکھنا چاہیے۔ ان سب سے محبت اور ان کے بارے میں اچھا گمان رکھنا ضروری ہے۔ اگر ان کا آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا سننے میں آئے یا تو وہ تاریخی جھوٹ ہوگا یا پھر اس کو بھول چوک سمجھے۔ اور ان کی کوئی برائی کرنا جائز نہیں ہے۔ ان میں فضیلت کے اعتبار سے درجات ہیں۔ سب سے زیادہ فضیلت چار خلفاء کی ہے۔ صحابی کا اتنا بڑا مرتبہ ہے کہ کوئی انسان بلکہ بڑا ولی بھی ادنیٰ صحابی کے درجے کے برابر نہیں ہو سکتا۔

اہل بیت سے متعلق

رسول اللہ ﷺ کی اولاد اور امہات المؤمنین رضی اللہ عنہم سب تعظیم کے لائق ہیں۔ اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اور بیویوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے۔

ولی، ولایت اور کرامت سے متعلق

جب کوئی مسلمان شریعت پر عمل اور پیغمبروں کی اطاعت کرتا ہے وہ اللہ کا دوست بن جاتا ہے جس کو ولی کہتے ہیں۔ان سے بھی کبھی خلاف عادت کوئی کام صادر ہوتا ہے جس کو کرامت کہتے ہیں۔اس میں ولی کا ذرہ بھی اختیار نہیں ہوتا۔ان کو کبھی کبھی بعض راز کی باتوں کا اللہ کی طرف سے خواب دیا بیداری میں علم ہو جاتا ہے جس کو کشف والہام کہتے ہیں۔اگر یہ باتیں شریعت کے مطابق ہو تو قبول یعنی انکار کی ضرورت نہیں اور اگر شریعت کے خلاف ہو تو مردود ہیں۔اگر کوئی شخص خلاف شروع کام کرے تو وہ ولی نہیں ہو سکتا۔ولی کا شریعت کا پابند رہنا فرض ہے، نہ انہیں ولایت کی وجہ سے عبادت معاف ہوتے ہے اور نہ گناہ کی اجازت ہے۔شریعت کے خلاف عمل کرنے والے شخص کے ہاتھ پر اگر کوئی خلاف عادت کام صادر ہو جائے تو یہ کرامت نہیں ہو سکتی بلکہ جادو، شیطانی چال یا شعبدہ بازی یا سمریزم ہے۔کوئی بھی ولی خواہ کتنے بڑے درجے کا ہو، ادنی درجے صحابی تک نہیں پہنچ سکتا۔

توبہ سے متعلق

آدمی عمر بھر میں جب کبھی توبہ کرے یا کافر مسلمان ہو، اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے۔البتہ مرتے وقت جب دم نکلنے اور عذاب کے فرشتے دکھائی دینے لگیں تو اس وقت نہ توبہ قبول ہوتی ہے اور نہ ایمان۔

فائدہ: توبہ کے قبولیت کیلئے چار شرائط ہیں:

(۱) گناہ چھوڑ دے۔

(۲) کیے ہوئے گناہ پر پشیمان ہو۔

(۳) آئندہ کے لیے نہ کرنے کے پختہ ارادہ کرے۔

(۴) اگر اس گناہ سے بندوں کے حقوق ضائع ہوئے ہوں تو ان کو ادا کرے یا ان سے معاف کرالے۔

مختلف حقوق کا بیان

بندہ پر اللہ تعالیٰ کے حقوق

(۱) اللہ پر ایمان لانا۔

(۲) اس کی وجود، توحید، اسماء وصفات ماننا۔

(۳) خالص اسی کی عبادت کرنا۔

(۴) اسی پر توکل کرنا۔

(۵) اس کے دین پر عمل اور استقامت۔

(۶) اللہ کے ساتھ محبت کرنا۔

(۷) تمام عبادات اسی کے لیے بغیر ریاکاری کے کرنا۔

(۸) اس کے دین کی دفاع، اقامت اور تبلیغ کرنا۔

(۹) اس کے دوستوں سے محبت اور دشمنوں سے نفرت کرنا۔

قرآن کے حقوق

(۱) اس پر ایمان لانا۔

(۲) الفاظ سیکھنا، تلاوت کرنا۔

(۳) اپنی مقدور بھر پورا قرآن یا کچھ حصہ زبانی یاد کرنا۔

(۴) اس میں غور وفکر کرنا۔

(۵) معنیٰ اور مفہوم کو سمجھنا۔

(۶) اسکے مطابق عمل اور فیصلے کرنا۔

(۷) قرآن کی عزت وتعظیم کرنا۔

(۸) اسکی دعوت وتبلیغ کرنا۔

رسول اللہ ﷺ کے حقوق

(۱) آپ ﷺ کی رسالت و نبوت پر ایمان لانا۔

(۲) ختم نبوت ماننا۔

(۳) آپ ﷺ کی اتباع واطاعت کرنا۔

(۴) آپ ﷺ کی شان میں غلو (افراط اور تفریط) نہ کرنا۔

(۵) آپ ﷺ کی عزت و تعظیم کرنا۔

(۶) آپ ﷺ، آپ ﷺ کی آل اولاد ازواج اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت رکھنا۔

(۷) آپ ﷺ پر صلوۃ وسلام کہنا۔

(۸) آپ ﷺ کے سنت طریقوں پر عمل کرنا۔

(۹) آپ ﷺ کے حالات اور سیرت سے آگاہی حاصل کرنا۔

(۱۰) آپ ﷺ کے ناموس اور دین کی حفاظت اور دفاع کرنا۔

صحابہ کرامؓ کے حقوق

(۱) ان کی تعظیم وعزت کرنا۔

(۲) ان کی اقتداء کرنا۔

(۳) ان سے محبت رکھنا۔

(۴) ان کا ذکر خیر کرنا۔

(۵) ان کو برا بھلا نہ کہنا۔

(۶) ان کی دفاع کرنا۔

(۷) ان کے مبغضین سے بغض رکھنا۔

علماء کرام کے حقوق

(۱) ان کی عزت و تعظیم کرنا۔

(۲) ان سے دینی مسائل سیکھنا۔

(۳) ان کی غیبت اور استہزاء نہ کرنا۔

(۴) ان پر نیک گمان کرنا۔

(۵) ان کے لیے دین کی خدمت اور توفیق کی دعاء مانگنا۔

(۶) حق میں ان کی بات ماننا اور اس پر عمل کرنا۔

مسلمان کے حقوق

(۱) مسلمان کی تحقیر اور استہزاء نہ کرنا۔

(۲) اس کو نقصان اور تکلیف نہ دینا۔

(۳) اس پر بے جا بد گمانی نہ کرنا۔

(۴) اس پر پردہ ڈالنا۔

(۵) اسے سلام کرنا، اسلام کا جواب دینا۔

(۶) اس کی جائز دعوت قبول کرنا۔

(۷) مسلمانوں کے درمیان بھائی چارہ اور اتحاد پیدا کرنا۔

(۸) ان کی خیر خواہی طلب کرنا۔

(۹) نماز جنازہ پڑھنا۔

(۱۰) عیادت کرنا۔

(۱۱) چھینک کا جواب یرحمک اللہ سے دینا۔

(۱۲) اس کی جائز اور شرعی ضرورت پوری کرنا۔

(۱۳) اسے نیکی کی تلقین کرنا اور برائی سے روکنا۔

طہارت

(Purification)

استنجاء :

پیشاب یا پاخانہ کے بعد جو پاکی حاصل کی جاتی ہے اسے استنجاء کہتے ہیں۔

استنجاء کا طریقہ :

استنجاء کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ پیشاب یا پاخانہ کرنے کا مقام یعنی شرم گاہ کو پہلے ڈھیلے یا ٹشو وغیرہ سے صاف کیا جائے اور پھر پانی کے ساتھ دھویا جائے۔ اگر پیشاب یا پاخانہ اپنے مقام (شرم گاہ) سے پھیل نہ جائے تو پھر صرف ڈھیلے یا پتھر سے بھی طہارت حاصل ہو جاتی ہے۔ لیکن حتی الامکان ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ اور اگر اپنے مقام سے ایک درھم کے مقدار میں پھیل جائے تو پھر پانی کے ساتھ دھونا ضروری ہے۔

پاک مٹی، پتھر یا کچی اینٹ کے ٹکڑوں کے ساتھ استنجاء درست ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ یہ چیزیں گیلی نہ ہوں۔

استنجاء کے مکروہات :

(۱) قضائے حاجت کے دوران بغیر کسی عذر سے بات کرنا۔

(۲) قبلہ کی طرف منہ کر کے یا پُشت کر کے پیشاب یا پاخانہ کرنا۔

(۳) کسی ایسی جگہ بیٹھ کر استنجاء کرنا جہاں پر کسی کی نظر پڑنے کا اندیشہ ہو مکروہ ہے۔

(۴) بغیر عذر دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا مکروہ ہے۔

(۵) بغیر عذر کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

وضو

(Ablution)

وضو کا مطلب تو ہے روشن چہرے والا، مگر شریعت میں جسم کے خاص حصوں کو ایک خاص قاعدے کے مطابق دھونے کو وضو کہتے ہیں۔

وضو کی فضیلت:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے وضو کیا اور (مسنون طریقے کے مطابق) خوب اچھی طرح وضو کیا تو اس کے سارے گناہ نکل جائیں گے یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی، یعنی وضو کرنے سے چھوٹے موٹے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

فرائض وضو: وضو میں چار فرض ہیں:

(۱) منہ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی اور ایک کان سے دوسرے کان تک دھونا

(۲) دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا

(۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا

(۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی سنتیں: وضو میں تیرہ سنتیں ہیں:

(۱) نیت کرنا

(۲) بسم اللہ پڑھنا

(۳) پہلے تین بار گھٹوں تک ہاتھ دھونا

(۴) مسواک کرنا

(۵) تین بار کلی کرنا

(۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا

(۷) داڑھی اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا

(۸) تمام سر کا مسح کرنا

(۹) دونوں کانوں کا مسح کرنا

(۱۰) ہر عضو تین تین بار دھونا

(۱۱) ترتیب سے وضو کرنا

(۱۲) پے در پے وضو کرنا

(۱۳) دائیں طرف سے شروع کرنا۔

وضو کے مستحبات: مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) قبلہ رخ ہو کر وضو کرنا

(۲) اونچی اور پاک جگہ بیٹھ کر وضو کرنا

(۳) وضو کے کام خود کرنا، کسی اور سے مدد نہ لینا

(۴) ہر عضو کو مل مل کر دھونا

(۵) گردن کا مسح کرنا

(۶) بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔

وضو کا طریقہ:

وضو کرنے کا ارادہ ہو تو دل میں اس کی نیت کرنی چاہیے۔ پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھوئے، پھر تین بار منہ میں پانی ڈال کر کلی کرے پھر مسواک کرے، مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت صاف کرے اور منہ میں پانی لے کر غرارہ کرے تاکہ حلق تک منہ صاف ہو جائے لیکن روزہ میں غرارہ نہ کرنا چاہیے۔ کلی کرنے کے بعد تین بار ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ کی چھنگلی انگلی سے صاف کرے۔ پھر اس کے بعد تین بار منہ دھوئے۔ منہ دھونے کا مطلب یہ ہے کہ پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک جتنا حصہ ہے وہ سب تین بار دھوئے۔ اگر داڑھی گھنی ہو تو انگلیوں سے اس میں خلال کرے تاکہ بالوں کی جڑ تک پانی پہنچ جائے۔ پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین بار دھوئے۔ پہلے دایاں ہاتھ پھر بایاں ہاتھ دھوئے۔ اگر ہاتھ میں انگوٹھی ہو یا عورتوں کے ہاتھ میں چوڑیاں ہو تو اس کو ہلا دینا چاہیے تاکہ اس کے نیچے تک پانی پہنچ جائے، اس کے ساتھ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈال کر خلال کرے۔ پھر ایک بار پورے سر کا مسح کرے، پھر کان کا مسح کرے، پھر گردن کا مسح کرے۔ البتہ گردن کا مسح ضروری نہیں ہے۔ مسح کے بعد دونوں پیر ٹخنوں تک تین بار دھوئے۔ اس میں بھی ہاتھ کی طرح پہلے داہنا پیر دھوئے پھر

بایاں۔اور پیر کی انگلیوں کے درمیان ہاتھ کی چھوٹی انگلی ڈال کر خلال کرلے تاکہ پانی انگلیوں کی درازمیں پہنچ جائے۔

نواقضِ وضو:

قاعدہ: بدن سے کسی نجس چیز کا نکلنا یا اس کے لیے سبب ہونا۔ نجس چیزیں جیسے خون، پیشاب، پیپ، قے وغیرہ اور سبب جیسے ریح، نوم اور جنون وغیرہ۔

تفصیل: جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ آٹھ ہیں:

(۱) پیشاب، پاخانہ یا دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا۔

(۲) ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا۔

(۳) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ وغیرہ کا نکل کر بہہ جانا

(۴) منہ بھر کے قے کرنا۔

(۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا۔

(۶) بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا

(۷) مجنون یا دیوانہ ہو جانا۔

(۸) نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنا۔

مکروہاتِ وضو:

وہ کام جن سے وضو ٹوٹتا تو نہیں لیکن ایسا کرنے سے یا تو گناہ ہوتا ہے یا ثواب کم ہو جاتا ہے۔

(۱) ناپاک جگہ پر وضو کرنا (۲) دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا

(۳) وضو میں دنیاوی باتیں کرنا (۴) سنت کے خلاف وضو کرنا

(۵) ترتیب وغیرہ کا خیال نہ رکھنا (۶) پانی ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا

(۷) اعضاء پر زور سے پانی ڈالنا (۸) تین سے زیادہ بار دھونا

(۹) بایاں ہاتھ یا پیر پہلے دھونا۔

غسل

(Bath)

لغت میں تمام بدن کے دھونے کو غسل کہتے ہیں۔ لیکن شریعت میں حالتِ جنابت کے باعث ناپاکی دور کرنے یا ثواب حاصل کرنے کے لیے خاص طریقے سے تمام بدن کے دھونے کو غسل کہا جاتا ہے۔

غسل کی فضیلت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کو نبی علیہ اسلام نے فرمایا اے انس! تم غسل کر کے حمام سے نکلے نہیں ہوتے کہ اللہ تمہارے سارے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

غسل کے فرائض:

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں:

(۱) کلی کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا (۳) تمام بدن پر پانی بہانا

غسل کے سنت:

غسل میں پانچ چیزیں سنت ہیں:

( ) ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا۔ ( ) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔

( ) استنجا کرنا اور گندگی دھونا۔ ( ) غسل سے پہلے وضو کرنا۔

( ) تمام بدن پر تین بار پانی بہانا۔

غسل کے مکروہات:

☆ قبلہ کی طرف منہ کرنا۔

☆ ستر کھلے ہوئے بلا ضرورت بات کرنا۔

☆ پانی کے استعمال میں بے جا اسراف یا حد سے زیادہ کمی کرنا۔

غسل کا طریقہ:

غسل کرنے والے کو چاہیے کہ پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھ دھوئے، پھر استنجا کرے، ہاتھ اور استنجے کی جگہ پر نجاست ہو یا نہ ہو، پھر بدن پر جہاں نجاست لگی ہو وہ پاک کرے پھر جیسے نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے اسی طریقہ سے وضو کرے، وضو کے بعد تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے، پھر تین مرتبہ دائیں کندھے پر، پھر تین مرتبہ بائیں کندھے پر اس طرح پانی ڈالے کہ سارے بدن پر پانی بہہ جائے۔

موجبات غسل:

یعنی وہ چیزیں جن سے غسل فرض (واجب) ہوتا ہے وہ حسب ذیل صورتیں ہیں :

(۱) شہوت کے ساتھ آدمی کے جسم سے منی نکل آنے سے خواہ وہ مباشرت کے ذریعہ ہو یا کسی اور ذریعے سے۔

(۲) رات کو یا دن کو سونے میں احتلام ہو جائے، خواہ اس نے کوئی خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔ اگر اس نے خواب دیکھا ہو اور احتلام ہو گیا لیکن کپڑے وغیرہ پر کوئی علامت نہ ہو تو غسل ضروری نہیں ہے۔

(۴) اگر مرد کے پیشاب کا مقام عورت کی شرم گاہ میں داخل ہو جائے تو منی نکلے یا نہ نکلے عورت اور مرد دونوں پر غسل فرض ہو جائے گا۔

(۵) عورت کو حیض یا نفاس آجائے تو ختم ہونے کے بعد غسل فرض ہے۔ (حیض و نفاس کا بیان آگے آرہا ہے۔) جس پر غسل فرض ہو اس کو جُنُبِیْ کہتے ہیں۔

جُنُبِیْ کو ان باتوں سے بچنا چاہیے:

جب کسی پر غسل فرض ہو تو اس کو ان باتوں سے بچنا چاہیے۔

(۱) قرآن پاک کا چھونا یا اس کا پڑھنا یا قرآن کی کوئی آیت لکھنا۔

(۲) سجدہ کرنا یا نماز پڑھنا۔

(۳) مسجد میں بغیر شدید ضرورت کے جانا۔

(۴) بغیر غسل کے بیت اللہ کا طواف کرنا۔

نوٹ: بے وضو آدمی کو زبانی قرآن پڑھنے کی اجازت ہے لیکن قرآن کو نہیں چھو سکتا جب کہ جنبی کو زبانی قرآن بھی نہ پڑھنا چاہیے۔ البتہ اگر قرآن کی چھوٹی آیت بطور دُعا یا کوئی ذکر، مثلاً سبحان اللہ، الحمد اللہ وغیرہ پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔

تیمم

Tayam-mum (Cleansing with clay)

تیمم کے لغوی معنی ارادہ اور قصد کرنے کے ہیں اور شریعت میں پاک مٹی یا جو چیز پاک مٹی کے حکم میں ہو، اس سے پاکی حاصل کرنے کے ارادے کو تیمم کہتے ہیں۔

تیمّم کے فرائض: تیمم میں تین چیزیں فرض ہیں:

(۱) دل میں تیمم کرنے کی نیت کرنا

(۲) دونوں ہاتھ زمین میں سے کسی چیز (مٹی، پتھر، چونا وغیرہ) پر مار کر منہ پر پھیرنا۔

(۳) اسی طرح ہاتھوں پر ہاتھ پھیرنا یعنی مسح کرنا۔

تیمّم کا مسنون طریقہ:

دل میں تیمم کی نیت اور قصد کر کے دونوں ہتھیلیاں پاک زمین یا مٹی پر مار کر پہلے منہ پر اس طرح پھیر دیں کہ کوئی جگہ رہ نہ جائے اور پھر دوسری بار زمین یا مٹی پر ہتھیلیاں مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت اس طرح مسح کریں کہ کوئی جگہ رہ نہ جائے۔

کن چیزوں سے تیمّم جائز ہے:

پاک مٹی، پتھر، کنکر، ریت، چونا، مٹی کی کچی یا پکی اینٹ، مٹی، پتھر یا اینٹ کی دیوار۔ اگر کسی لکڑی یا کپڑے یا کسی اور پاک چیز پر گرد پڑ گئی ہو تو اس پر بھی تیمم کیا جاسکتا ہے۔

تیمّم کب کرنا چاہیے:

وضواور غسل دونوں کے لیے ایک ہی طرح تیمم کیا جائے گااور ایک ہی تیمم دونوں کے لیے کافی ہے۔ لیکن تیمم ہر وقت جائز نہیں ہے بلکہ اس کے جائز ہونے کے لیے ان شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

(۱) پانی ایک میل (ڈیڑھ کلو میٹر) یا اس سے زیادہ دور ہو۔

(۲) کنواں موجود ہو لیکن اس سے پانی نکالنے کا کوئی سامان نہ ہو۔

(۳) پانی کے پاس کوئی موذی جانور یا کوئی دشمن ہو کہ قریب جانے پر اس سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

(۴) اگر ریل یا ہوائی جہاز یا موٹر سوار ہو اور اس پر پانی نہ مل سکتا ہو یا وضو کرنے کا موقع نہ ہو یا اتر کر پانی لینے میں سواری کے چھوٹ جانے کا ڈر ہو۔ تو اگر اس کی سیٹ یا دیواروں وغیرہ پر گرد پڑی ہو تو اس پر تیمم کرنا جائز ہے۔

(۵) پانی کے استعمال سے مرض کے بڑھنے یا مرض کے پیدا ہو جانے یا صحت پر بُرا اثر پڑنے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرنا چاہیے، مگر اس سلسلے میں خواہ مخواہ وہم کی بنا پر تیمم نہ کرنا چاہیے، بلکہ تیمم اس وقت کرنا چاہیے جب مرض بڑھ جانے یا پیدا ہونے کا یقین یا تجربہ ہو۔

(۶) یا تھوڑا سا پانی ہو، اگر اس سے وضو کر لیتا ہے تو پیاسا رہ جائے گا یا کھانے پکانے میں تکلیف کا اندیشہ ہو۔

(۷) وضو یا غسل کرنے میں کسی ایسی نماز کے چلے جانے کا اندیشہ ہو جن کی قضا نہیں ہے، مثلاً عیدین، نماز جنازہ۔ ان تمام صورتوں میں وضو یا غسل کے بجائے تیمم کیا جا سکتا ہے۔ البتہ ایسی نمازیں جنکی قضا بعد میں پڑھی جا سکتی ہے جیسے پانچ وقت کی نمازیں تو ایسی نمازوں میں تیمم جائز نہیں۔

مفسدات تیمّم : کن باتوں سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱) جن باتوں سے وضوٹوٹتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲) جن باتوں سے غسل فرض ہوتا ہے ان باتوں سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

(۳) جس عذر کی بناپر تیمم کیا گیا ہوا گر وہ باقی نہ رہے تو تیمم ٹوٹ جائے گا۔ جیسے پانی کے نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا اب پانی ملنے کی وجہ سے تیمم ٹوٹ جائے گا۔

(۴) پانی مل جانے کے بعد اگر اس کے استعمال کی قدرت ہو تو تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

تیمّم سے کتنی وقت کی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں :

جب تک تیمم نہیں ٹوٹا اس وقت تک تیمم پر جتنی نمازیں چاہے پڑھ سکتا ہے، نیز تیمم پر فرض، سنت، واجب، نفل نماز، طواف، تلاوت وغیرہ سب کچھ پڑھ سکتا ہے۔ الغرض تیمم وضو کا قائم مقام ہے۔

حیض ونفاس کے چند احکام برائے خواتین

(Menses and delivery)

حیض:

عورتوں کو ہر مہینے جو خون آتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں۔

حیض کی مدت :

حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور تین رات اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس رات ہیں۔ اگر کسی عورت کو تین دن تین راتوں سے کم یا دس دن دس راتوں سے زیادہ خون آیا، تو وہ حیض کا خون نہیں سمجھا جائے گا بلکہ اس کو استحاضہ کہیں گے۔

نفاس:

وہ خون جو عورتوں کو بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں۔

نفاس کی مدت:

نفاس کا خون زیادہ سے زیادہ چالیس دن آتا ہے، کم کی کوئی مدت نہیں ہے۔ اگر ۴۰ دن سے پہلے خون بند ہو جائے تو اس کو نہا لینا چاہیے اور نہانے کے بعد اپنے آپ کو پاک سمجھے اور نماز شروع کر دے۔ اسی طرح اگر چالیس دن سے زیادہ خون آئے تو ۴۰ دن کے بعد اس کو نہا ڈالنا چاہیے، ۴۰ دن کے بعد جو خون آیا وہ استحاضہ کا خون ہو گا۔

حیض و نفاس کا حکم:

(۱) حیض و نفاس کے فوراً بعد نہا کر نماز شروع کر دینی چاہیے۔ خون بند ہونے کے بعد جتنی نمازیں چھوڑے گی، ان کا گناہ ہو گا۔

(۲) حیض و نفاس کی حالت میں نماز، روزہ اور قرآن کی تلاوت وغیرہ کرنا منع ہے، البتہ نماز اور روزہ میں اتنا فرق ہے کہ حیض کی حالت میں جو نمازیں چھوٹ گئی ہیں ان کی قضا نہیں، وہ معاف ہو گئیں، مگر پاک ہونے کے بعد روزہ کی قضا ضروری ہے۔

(۳) اس حالت میں ذکر اور دعا کی جا سکتی ہے۔

(۴) درود شریف بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

(۵) قرآن میں جو دعائیں آئی ہیں دعا کے ارادے سے ان کو بھی پڑھ سکتی ہے۔

(۶) مرد عورتوں کے ساتھ بیٹھ سکتے اور کھا پی سکتے ہیں، بات چیت بھی کر سکتے ہیں مگر خواہش نفسانی پوری نہیں کر سکتے۔

(۷) قرآن کو نہیں چھو سکتی ہاں دیگر اسلامی کتابوں کے مطالعہ میں کوئی حرج نہیں۔

(۸) حیض و نفاس کی حالت میں مباشرت کرنا منع ہے۔

استحاضہ کا حکم:

(۱) اُوپر بتایا جا چکا ہے کہ حیض و نفاس کی مدت سے کم یا زیادہ جو خون آئے، اس کو استحاضہ کہتے ہیں۔ استحاض میں خون مرض کی وجہ سے آتا ہے۔

(۲) استحاضہ کی حالت میں تلاوت قرآن اور نمازیں نہ چھوڑنی چاہئیں البتہ ہر نماز کے وقت نیا وضو کرلینا چاہیے، ایک وضو سے کئی وقت کی ادا نمازیں نہیں پڑھی جاسکتیں، البتہ کئی وقت کی قضا نمازیں ایک وقت میں ایک ہی وضو سے پڑھی جاسکتی ہیں۔

(۳) اگر کسی کو حمل کے زمانہ میں خون آجائے، تو وہ خون بھی اسحاضہ میں شمار کیا جائے گا، اس کو نماز وغیرہ نہ چھوڑنا چاہیے۔

پاکی (طہر) کی مدت:

دو حیضوں کے درمیان پاک رہنے کی مدت کم سے کم پندرہ دن ہے، زیادہ کی کوئی حد مقرر نہیں۔

(۱) یعنی اگر عورت کی ایک حیض اب ختم ہوئی ہو کہ پندرہ دن سے کم وقفہ یا مدت (طہر وپاکی) کے بعد پھر خون آیا تو یہ دوسرا حیض شمار نہیں ہوگا بلکہ استحاض ہوگا کیونکہ یہ طہر وپاکی کی کم مدت (پندرہ) دنوں سے پہلے آئی ہے۔

(۲) اسی طرح اگر ایک عورت کا دس دن کے اندر اندر دو تین دن حیض آیا پھر دو تین دن طہر وپاکی آئی پھر دوبارہ خون آنے لگا، تو یہ درمیان کا وقفہ (پاکی) بھی حیض ہی میں شمار ہوگا۔ کیونکہ حیض کی اکثر اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔ اس میں یہ حالت آنا حیض ہی میں شمار ہوگا۔

(۳) اور اگر ابتداء میں کچھ دن خون آیا پھر پاکی آنے لگی اور پھر خون، لیکن یہ دورانیہ دس دن سے زیادہ رہا یعنی فرض کیا دو یا تین دن خون آیا پھر پانچ چھ دن پاکی آئی پھر چار پانچ دن خون آیا تو یہ تمام زمانہ دس دن سے زیادہ بنتا ہے۔ اب اس صورت میں اگر عورت کی کوئی مقررہ عادت ہو یعنی ہر حیض یا اس سے پہلے والی حیض مثلاً چھ یا آٹھ دن ہو تو یہ موجودہ حیض چھ یا آٹھ دن حیض تصور ہوگا اور باقی تمام دن استحاض۔ اور اگر عورت کی کوئی عادت معلوم نہ ہو یا پہلی دفعہ بالغ ہوتے ہی یہ حالت رہی یا بالغ ہوتے ہی دس دن سے خون زیادہ رہا تو اس صورت میں یہ دس دن حیض شمار ہوگا اور باقی استحاض۔ استحاض کے دنوں میں جو نمازیں نہ پڑھی گئی ہوں اس کی قضاء لانی چاہیے۔

نماز

Pray(Sal,at)

نماز کو عربی میں صلوۃ کہتے ہے۔ صلوۃ کا لفظی مطلب دعا کے ہیں۔ شریعت میں صلوۃ ایک خاص طریقے سے عبادت کا نام ہے جس میں (قیام، رکوع، سجدہ، قعدہ وغیرہ ہو)۔

نماز کی فضیلت :

عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں۔ جس نے ان کے لیے اچھی طرح وضو کیا اور ٹھیک وقت پر ان کو پڑھا اور رکوع، سجود بھی جیسے کرنے چاہیے ویسے ہی کیے اور خشوع کے صفت کے ساتھ ان کو ادا کیا تو ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا پکا وعدہ ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا اور جس نے ایسا نہیں کیا (نماز کے بارے میں اس نے کوتاہی کی) تو اس کے لیے اللہ تعالی کا کوئی وعدہ نہیں ہے ۔چاہے تو اس کو بخش دے اور اگر چاہے تو سزا دے گا۔

فرائض نماز :

نماز میں تیرہ چیزیں فرض ہیں۔ سات نماز سے پہلے اور چھ نماز کے اندر۔ جو چیزیں نماز سے پہلے فرض ہیں ان کو شرائط نماز کہا جاتا ہے اور جو نماز کے اندر فرض ہیں ان کو ارکان نماز کہا جاتا ہے۔

ان چیزوں میں سے کوئی بھی چھوٹ جائے، چاہے قصداً ہو یا بھول کر، نماز نہیں ہوں گی:

(۱) بدن کا پاک ہونا: یعنی نمازی کے بدن کا نجاست حقیقی و حکمی سے پاک ہونا یعنی اگر وضو نہ ہو تو وضو کر لے اور اگر غسل کی ضرورت ہو تو غسل کرے اور اگر کوئی نجاست جسم پر لگی ہو تو دھو ڈالے۔

(۲) کپڑوں کا پاک ہونا: یعنی اگر نمازی کے کپڑوں پر نجاست ہو تو اس کو دھو ڈالے۔

(۳) جگہ کا پاک ہونا : یعنی جس جگہ، چٹائی یا جائے نماز پر نماز پڑھے اس کو پاک ہونا چاہیے۔

(۴) عورت (ستر) کا چھپانا: بدن کے چھپے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مرد کو کم سے کم ایسا کپڑا پہننا چاہیے کہ گھٹنے سے لیکر ناف تک کا حصہ چھپا ہوا ہو اور عورتوں کو ایسا لباس پہننا چاہیے کہ دونوں ہاتھ کے کہنیوں، دونوں پیروں اور چہرہ کے علاوہ پورا بدن چھپ جائے۔

(۵) نماز کا وقت ہونا۔ (۶) قبلے کی طرف منہ کرنا۔

(۷) نماز کی نیت کرنا: نیت دل کے ارادہ کا نام ہے زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔

(۸) تکبیر تحریمہ کرنا: یعنی نیت باندھتے وقت ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہنا۔

(۹) قیام یعنی کھڑا ہونا: اگر کوئی عذر نہ ہو تو سیدھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا۔

(۱۰) قرأت پڑھنا: قرآن کریم کی کم سے کم تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت پڑھنا۔

(۱۱) رکوع کرنا۔ (۱۲) دونوں سجدے کرنا۔

(۱۳) آخری قعدہ کرنا: یعنی جتنی دیر تشہد پڑھنے میں لگتی ہے اتنی دیر بیٹھنا۔

واجبات نماز:

نماز میں مندرجہ ذیل بیس واجبات ہیں۔ اگر بھول سے واجب چھوٹ جائے تو نماز فاسد تو نہیں ہوتی لیکن اس کمی کو دور کرنے کے لیے شریعت نے سجدہ سہوہ مقرر کیا ہے۔ اور اگر قصداً واجب ترک کر دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

(۱) فرض کی پہلی دونوں رکعتوں کو قرأت کے لیے مقرر و متعین کرنا یعنی پر پڑھنا۔

(۲) سورۃ فاتحہ پڑھنا: یعنی فرض نماز کی پہلی دونوں رکعتوں میں اور سنت اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔ فرض کی تیسری اور چوتھی رکعتوں میں پڑھنا سنت ہے۔

(۳) فاتحہ کے بعد سورۃ یا ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔

(۴) سورۃ فاتحہ کا سورۃ سے پہلے پڑھنا۔

(۵) تمام فرائض کو ترتیب سے ادا کرنا: یعنی قیام، قرأت، رکوع اور سجدہ میں اس طرح ترتیب کا خیال رکھنا کہ رکوع سے پہلے سجدہ یا سجدہ سے پہلے قعدہ نہ کر لیا جائے۔

(۶) تمام ارکان پے در پے ادا کرنا: یعنی اگر ایک رکن کے بعد دوسرے رکن کے ادا کرنے میں بے خیالی سے بھول کر اتنی دیر یا وقفہ ہو گیا جتنی دیر ایک سجدہ یا رکوع کرنے میں ہوتی ہے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہو گا۔

(۷) طمانیہ: یعنی رکوع اور سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے ادا کرنا۔

(۸) قومہ کرنا: یعنی رکوع کے بعد اچھی طرح سیدھے کھڑا ہونا۔

(۹) جلسہ کرنا: یعنی ایک سجدہ کر کے اچھی طرح بیٹھ جانا، پھر دوسرا سجدہ کرنا۔

(۱۰) جہری یعنی فجر، مغرب، عشاء، جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں جہر (بلند آواز) سے قرأت پڑھنا اور خفیہ یعنی ظہر و عصر وغیرہ نمازوں میں خفیہ (چھپ کر) قرأت پڑھنا۔

(۱۱) امام کے پیچھے چھپ کھڑے ہونا یعنی قرأت نہ پڑھنا۔

(۱۲) امام کی تابعداری و پیروی کرنا۔

(۱۳) پہلے قعدے پر بیٹھنا۔

(۱۴) دونوں قعدوں میں تشہد (التحیات) پڑھنا۔

(۱۵) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔

(۱۶) وتر کی تیسری رکعت میں قنوت کے لیے تکبیر کہنا۔

(۱۷) السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر نماز ختم کرنا۔

(۱۸) عیدین کے زائد تکبیرات یعنی عیدین کی نماز میں ہر رکعت میں تین تین تکبیریں زائد کہنا ۔

(۱۹) عید کی دوسری رکعت کے رکوع سے پہلے رکوع کے لیے تکبیر کہنا۔

(۲۰) نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی تو سجدۂ تلاوت کرنا۔

مفسدات نماز:

قاعدہ: نماز میں کوئی ایسا کام یا کلام کرنا جو نماز کے جنس میں سے نہ ہو۔ خواہ قصداً ہو یا بھول کر ہو یا غلطی سے یا شرائط و فرائض نماز میں سے کسی ایک کا مفقود ہونا۔ اس سے نماز فاسد ہوتا ہے۔

تفصیل:

وہ چیزیں جن کے کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہوتا ہے:

(۱) نماز میں قصداً یا بھول کر بات کر لینا خواہ تھوڑی ہو یا بہت۔

(۲) نماز میں کسی کو سلام کرنا یا زبان سے سلام کا جواب دینا۔

(۳) چھینکنے والے کا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا یا اس کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہنا یا نماز سے باہر کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا۔

(۴) موت، بیماری یا کوئی اور بُری خبر سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا یا کوئی خوشی کی بات سن کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا تعجب کی بات پر سُبْحَانَ اللّٰہ وغیرہ کہنا۔

(۵) یا قرآن کی کوئی آیت کو عام کلام کی نیت سے پڑھنا، مثلاً کسی کا نام یحییٰ ہے اور اسے کتاب پکڑنے کی غرض سے نماز میں "یَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّۃٍ" کہہ دیا۔

(۶) بیماری، درد، تکلیف یا رنج کی وجہ سے ہائے اُف یا آہ کرنا۔

(۷) اپنے امام کے سوا، نماز سے باہر کسی قرآن پڑھنے والے کو لقمہ دینا، یا باہر سے کسی کا لقمہ لینا۔

(۸) عمل کثیر کرنا یعنی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے۔

(۹) قصداً یا بھول کر کوئی چیز کھا یا پی لینا۔

(۱۰) قرآن پڑھنے میں سخت غلطی کرنا یعنی ایسی غلطی کہ اس سے معنی ایسا بدل جائے کہ اس کا عقیدہ رکھنے سے کفر لازم ہوتا ہو۔

(۱۱) دو صفوں کی مقدار کے برابر چلنا یعنی چار پانچ قدم نماز کے اندر چلنا۔

(۱۲) قبلہ کی طرف سے قصداً دوسری طرف بغیر عذر سینہ پھیر لینا۔

(۱۳) اتنی دیر چوتھائی ستر کا کھل جانا جتنی دیر میں ایک سجدہ یا رکوع کیا جاتا ہے۔

(۱۴) اللہ سے ایسی چیز مانگنا جو بندوں سے بھی مانگی جاتی ہے۔ مثلاً کھانا پینا وغیرہ۔

(۱۵) نمازِ جنازہ کے علاوہ کسی اور نماز میں عاقل بالغ آدمی کا قہقہہ مار کر ہنسنا۔

(۱۶) امام سے پہلے پورا رکوع یا سجدہ کر لینا یا اُس سے آگے بڑھ جانا۔

مکروہاتِ نماز:

قاعدہ: جو باتیں خشوع و خضوع اور عاجزی میں مخل ہوں اور نماز سے توجہ ہٹانے کا وجہ بن سکتی ہوں وہ تمام کام اور باتیں نماز میں مکروہ ہیں۔

تفصیل: وہ چیزیں جن سے نماز بالکل ٹوٹتی تو نہیں لیکن ایسے کرنے سے یا تو گناہ ملتا ہے یا ثواب کم ہوتا ہے۔

(۱) سدل یعنی چادر اوڑھنے کے بجائے اس کے دونوں کناروں کو لٹکتے ہوئے چھوڑ دینا، اس طرح گلوبند کے دونوں کناروں کو لٹکا کر نماز پڑھنا۔

(۲) کپڑوں یا پیشانی کو مٹی سے بچانے کے لئے کپڑوں کو سمیٹنا یا منہ سے مٹی یا گرد کو بار بار پھونکنا۔

(۳) اپنے بدن کپڑے، انگوٹھی یا داڑھی وغیرہ سے کھیلنا۔

(۴) ایسے معمولی کپڑوں میں نماز پڑھنا جن کو پہن کر بازار یا مجمع میں جانا پسند نہ کیا جائے۔

(۵) سستی یا بے پروائی کی بنا پر ننگے سر یا ناف سے اُوپر بدن کھول کر نماز پڑھنا۔

(۶) انگلیاں چٹخانا۔

(۷) کمر یا کوکھے پر بلا ضرورت ہاتھ رکھنا۔

(۸) سجدہ میں دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک زمین پر (کتے جیسے) پھیلانا۔

(۹) نگاہ سے اِدھر اُدھر دیکھنا۔

(۱۰) کسی ایسے شخص کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جو اس کی طرف منہ کر کے بیٹھا ہو۔

(۱۱) ہاتھ یا سر کے اشارہ سے سلام یا کسی بات کا جواب دینا۔

(۱۲) قصداً جمائی لینا۔

(۱۳) آگے صف میں جگہ موجود ہو اور پیچھے تنہا کھڑے ہونا۔

(۱۴) ایسے کپڑوں میں نماز پڑھنا جس پر تصویر بنی ہو۔

(۱۵) دوسری رکعت کو پہلی سے لمبی کرنا۔

(۱۶) کسی نماز میں کوئی خاص سورۃ اپنی طرف سے مقرر کر کے پڑھنا۔

(۱۷) قرآن کی ترتیب کے خلاف قرآن پڑھنا، یعنی جس ترتیب سے قرآن میں سورتیں لکھی ہوئی ہیں اسی ترتیب سے نہ پڑھنا۔

(۱۸) پیشاب، پاخانہ معلوم ہونے (آنے) کی صورت میں نماز پڑھنا۔

(۱۹) نماز میں کھٹمل، مکھی، چیونٹی وغیرہ کا مارنا البتہ اگر کھٹمل یا چیونٹی کاٹ لے تو اس کو پکڑ کر چھوڑ دے۔

(۲۰) سجدہ میں دونوں پیروں کا زمین سے اُٹھانا۔ بعض فقہاء کے نزدیک یہ فعل مفسدِ نماز ہے۔

(۲۱) ایسی جگہ نماز پڑھنا جہاں بہت سے لوگ باتیں کر رہے ہوں اور ڈر ہو کہ نماز میں خلل آجائے گا یا ہنسی آجائے گی یا خیال بٹ جائے گا یا کوئی بھول چوک ہو جائے گی۔

نماز باجماعت فضیلت

نماز صرف ایک انفرادی فریضہ نہیں بلکہ شریعت نے اس کے لیے اجتماعی طور پر نماز باجماعت کا نظام قائم فرمایا ہے۔ نظامِ جماعت کے ذریعے امت میں اجتماعیت پیدا ہوتی ہے۔

شریعت نے اس لیے ہر مسلمان مرد کے لیے جو بیمار یا کسی دوسری وجہ سے حقیقی معذور نہ ہو جماعت سے نماز ادا کرنا لازمی قرار دیا ہے۔

سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:
نماز باجماعت پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلے میں ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔
(بخاری و مسلم)

جماعت واجب ہونے کی شرطیں

(۱) مرد ہونا، عورتوں پر جماعت واجب نہیں۔
(۲) بالغ ہونا، نابالغ بچوں پر جماعت واجب نہیں۔
(۳) آزاد ہونا، غلام پر جماعت واجب نہیں۔
(۴) عاقل ہونا، بے ہوش اور دیوانے پر جماعت واجب نہیں۔
(۵) تمام اعذار سے خالی ہونا، اعذار کی حالت میں جماعت واجب نہیں، مگر ادا کرلے تو بہتر ہے۔

جماعت چھوڑنے کے اعذار

جماعت چھوڑنے کے چند اعذار یہ ہیں:

(۱) اتنا لباس موجود نہ ہو جس سے ستر کو چھپایا جاسکے۔
(۲) مسجد کے راستے میں سخت کیچڑ ہو کہ چلنا سخت دشوار ہو۔
(۳) بہت زور سے بارش برس رہی ہو۔
(۴) ایسی سخت سردی ہو کہ باہر نکلنے میں یا مسجد تک جانے میں کسی بیماری کے ہو جانے کا یا بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔
(۵) مسجد جانے میں گھر یا دکان سے مال و اسباب کے چوری ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو۔
(۶) مسجد جانے میں کسی دشمن کا سامنا ہو جانے کا اندیشہ ہو۔
(۷) مسجد جانے میں کسی قرض خواہ کے ملنے اور اس سے تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو، بشرطیکہ اس کے قرض کے ادا کرنے پر قادر نہ ہو اور اگر قادر ہو تو ایسا شخص ظالم سمجھا جائے گا اور اس کو جماعت چھوڑنے کی اجازت نہ ہو گی۔

(۸) اندھیری رات ہو کہ راستہ نہ دکھائی دیتا ہو۔

(۹) رات کا وقت ہو اور آندھی بہت سخت چلتی ہو۔

(۱۰) کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہو کہ اس کے جماعت کے لیے چلے جانے سے اس مریض کی تکلیف یا وحشت کا اندیشہ ہو۔

(۱۱) کھانا تیار ہو یا تیاری کے قریب ہو اور بھوک ایسی لگی ہو کہ نماز میں توجہ نہ لگنے کا اندیشہ ہو۔

(۱۲) قضائے حاجت کا شدید تقاضا ہو۔

(۱۳) سفر کا ارادہ ہو اور ڈر ہو کہ جماعت سے نماز پڑھنے میں دیر ہو جائے گی یا قافلہ نکل جائے گا ریل اور جہاز کا مسئلہ اسی پر قیاس کیا جا سکتا ہے، مگر اتنا فرق ہے کہ وہاں ایک قافلے کے بعد دوسرا قافلہ کئی دنوں کے بعد ملتا ہے اور یہاں ریل ایک دن میں کئی بار جاتی ہے، اگر ایک وقت کی ریل نہ ملے تو دوسرے وقت جا سکتا ہے، البتہ اگر کسی وجہ سے شدید حرج ہوتا ہو تو مضائقہ نہیں۔

(۱۴) کوئی ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے چل پھر نہ سکے یا نابینا ہو یا لنجا ہو یا کوئی پیر کٹا ہوا ہو اگرچہ کسی طریقے سے مسجد میں آسکتا ہو۔

عورتوں اور مردوں کی نماز میں فرق

(۱) عورت پر نماز جمعہ و عیدین واجب نہیں۔

(۲) عورت اذان نہیں دے سکتی۔

(۳) عورت تکبیرات تشریق آہستہ پڑھے گی۔

(۴) عورتوں کو کسی وقت اتنی بلند آواز سے قرآن نہ پڑھنا چاہیے کہ غیر مرد سن لے۔

(۵) مردوں کی امامت نہیں کرا سکتی۔

(۶) عورت عورتوں کی بھی امامت نہیں کر سکتی۔

(۷) تراویح یا نفل نماز میں بھی انکی امامت مکروہ ہے۔

(۸) عورت مردوں کے صف میں کھڑی نہیں ہو سکتی۔

(۹) اگر مردوں کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتی ہو تو پیچھے کھڑی ہو گی۔

(۱۰) امام کو زبان سے فتحہ نہیں دے سکتی بلکہ ہاتھ سے دے گی۔

(۱۱) تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو کان تک ہاتھ اُٹھانا چاہیے اور عورتوں کو کندھوں تک۔

(۱۲) اگر مرد چادر وغیرہ اوڑھے ہوں تو چادر سے ہاتھ باہر نکال کر ہاتھ اٹھانا چاہیے مگر عورت کو ہر حال میں دوپٹہ یا چادر کے اندر ہی اندر ہاتھ اٹھانا چاہیے۔

(۱۳) مردوں کو ناف کے اوپر ہاتھ باندھنا بہتر ہے اور عورتوں کو سینہ پر ہاتھ باندھنا ضروری ہے۔

(۱۴) مردوں کو داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑے لینا چاہیے اور عورتوں کو صرف دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ دینا کافی ہے۔

(۱۵) مردوں کو رکوع میں اپنی پیٹھ اور سر برابر رکھنا چاہیے جب کہ عورتیں اتنا ہی جھکیں کہ ان کا ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائے اور گھٹنے پر ہاتھ کی انگلیاں ملا کر رکھیں۔

(۱۶) مردوں کو رکوع میں کہنیاں پہلو سے الگ رکھنی چاہیے اور عورتوں کو ملا کر۔

(۱۷) مردوں کو چاہیے کہ وہ سجدہ میں اپنے بازوں کو بغل، پیٹ اور ران سے الگ رکھیں اور عورتوں کو ملا کر رکھنا چاہیے۔

(۱۸) مرد سجدہ میں دونوں پاؤں کے انگلیوں کے بل کھڑا رکھے اور انگلیاں قبلہ رخ ہوں جب کہ عورت دونوں پاؤں کو دائیں طرف کو نکال دے۔

(۱۹) مردوں کو قعدہ کی حالت میں بیٹھنے میں اپنے داہنے پیر کو کھڑا رکھنا چاہیئے اور بائیں پیر پر بیٹھنا چاہیے۔اور عورتوں کو اپنے دونوں پیر داہنی جانب نکال کر اپنی داہنی ران کو بائیں ران سے ملا کر سرین پر بیٹھنا چاہیے۔

نماز وتر

(Salat of witr)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ وتر کی نماز حق ہے، جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

وتر کا حکم:

وتر کی نماز واجب ہے اور واجب کا مرتبہ قریب قریب فرض نماز کے ہے، چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے۔ اگر کبھی چھوٹ جائے تو جب بھی موقع ملے فوراً اس کی قضاء پڑھنی چاہیے۔

وتر کی رکعتیں اور ادا کرنے کا طریقہ:

وتر کی تین رکعتیں ہیں۔ جن کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھے اور التّحیات پڑھے اور درود شریف بالکل نہ پڑھے بلکہ التّحیات پڑھنے کے بعد فوراً اٹھ کھڑا ہو اور الحمد اور کوئی دوسری سورت پڑھ کر اللہ اکبر کہے، مرد کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھائے جبکہ عورت کندھے تک ہاتھ اٹھائے اور پھر باندھ لے۔ پھر دعائے قنوت پڑھ کر رکوع کرے اور تیسری رکعت پر بیٹھ کر التّحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔

نوٹ : دعائے قنوت کے الفاظ "حصہ ترجمہ نماز" میں درج ہے۔

نماز جمعہ

(Salat -e- Jumma)

جمعہ کے دن ظہر کی جگہ جو نماز پڑھی جاتی ہے اس کو جمعہ کی نماز کہتے ہیں۔ لیکن ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی جاتی ہے اور یہ دو رکعت پڑھی جاتی ہے۔ بلا عذر چھوڑنے والا گناہ گار ہے۔

جمعہ کے دن کل رکعت:

جمعہ کے دن کل ۱۲ رکعت ہیں۔ دو رکعت فرض امام کے ساتھ، آٹھ رکعت سنت موکدہ، چار پہلے اور چار بعد میں جبکہ دو رکعت سنت غیر موکدہ بھی فرض کے بعد۔

نماز جمعہ کا طریقہ:

جمعہ کے دن سب سے پہلے ۴ رکعت سنت موکدہ ادا کی جاتی ہیں اسکے بعد امام کے ساتھ

خطبہ کے بعد دو رکعت جمعہ کی (فرض) پڑھی جاتی ہیں۔امام کے ساتھ دو رکعت پڑھنے کے بعد ۴رکعت سنت موکدہ اور دو رکعت سنت غیر موکدہ اور پڑھی جاتی ہیں۔اگر کوئی چار رکعت سنت جماعت سے پہلے نہ پڑھ سکے تو پھر دو رکعت امام کے ساتھ ادا کرنے کے بعد یہ سنت ادا کی جائے۔جس شخص سے جمعہ کی نماز رہ جائے تو پھر اکیلے جمعہ کی نماز نہیں پڑھ سکتا۔البتہ اسی دن،اور دنوں کی طرح ظہر کی دس رکعت ادا کرے گا۔

جمعہ کی نماز واجب ہونے کی شرائط:

(۱) مقیم ہونا۔ (۲) تندرست ہونا۔ (۳)آزاد ہونا۔ (۴)مرد ہونا۔

(۵)جماعت چھوڑنے کے جو اعذار پہلے بیان ہو چکے ہیں ان سے محفوظ ہونا۔

(۶)شہر یا قصبہ ہونا۔ (۷)ظہر کا وقت ہونا۔ (۸)خطبہ۔

(۹)خطبہ،ظہر کے وقت میں ہونا۔ (۱۰)جماعت کا ہونا۔

(۱۱)عام اجازت کے ساتھ علی الاعلان نمازِ جمعہ کا پڑھنا۔

(۱۲) اور حاکم وقت یا اس کے نائب کا ہونا جیسے (ہمارے زمانے کے آئمہ کرام)

نقشہ تعداد رکعات نماز پنجگانہ

نماز	سنت مؤکد	سنت غیر مؤکد	فرض	فرض نماز کے بعد سنت	نوافل	وتر	تمام رکعتیں
فجر	۲	۔	۲	۔	۔	۔	۴
ظہر	۴	۔	۴	۲	۲	۔	۱۲
عصر	۔	۴	۴	۔	۔	۔	۸
مغرب	۔	۔	۳	۲	۲	۔	۷
عشاء	۔	۴	۴	۲	۴	۳	۱۷
جمعہ	۴	۔	۲	۲+۴	۲	۔	۱۴

صلوٰۃ قصر یعنی مسافر کی نماز

(Salat of Journey)

شریعت میں مسافر اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے گھر سے ایسی جگہ جانے کا ارادہ کرے جو اس کے گھر سے تقریباً 77,78 کلو میٹر دور ہو۔ اگر اس سے کم سفر کرے گا تو مسافر نہیں ہو گا بلکہ مقیم کہلائے گا۔ اب اتنے سفر کا ارادہ کے بعد جوں ہی کوئی اپنی بستی سے باہر ہو، وہ مسافر ہو جائے گا۔ یاد رہیں جہاں سفر کا ارادہ 15 دنوں سے زیادہ ہو پھر بھی وہاں پر مسافر متصور نہیں ہو گا۔

قصر کا طریقہ :

دورانِ سفر اگر مسافر خود امام بنے یا اکیلے نماز پڑھے تو ہر وہ نماز جو چار رکعت والی ہے جیسے ظہر، عصر اور عشاء کی نماز، اس میں قصر کرنا یعنی چار چار رکعت کی جگہ دو دو رکعت پڑھنا واجب ہے۔ اگر کسی شخص نے شرعی مسافر ہوتے ہوئے قصداً یہ نمازیں پوری پڑھیں تو گناہ گار ہو گا، اس کے علاوہ جو نماز چار رکعت والی نہیں ہے، جیسے فجر، مغرب اور عشاء کے بعد وتر، تو ان میں قصر کرنا جائز نہیں ہے۔

سفر میں سنت کا حکم:

سنت مؤکدہ کا حکم یہ ہے کہ اگر مسافر جلدی میں ہے تو فجر کی سنتوں کے علاوہ باقی سنتیں چھوڑ سکتا ہے، ان کے چھوڑنے سے کوئی گناہ نہ ہو گا۔ اور فجر کی سنتوں کے بارے میں چونکہ حدیث پاک میں بڑی تاکید آئی ہے لہٰذا ان کو نہ چھوڑے۔ اور اگر مسافر آدمی جلدی میں نہ ہو، یا کسی ہوٹل یا مسافر خانہ میں ٹھہرا ہوا ہو تو افضل یہ ہے کہ سنتیں پڑھ لے اور سنتوں کی ادائیگی کی صورت میں قصر نہ کرے بلکہ سنتوں کو پورا پڑھنا ضروری ہے۔

اگر کسی سے سفر میں نماز رہ گئی ہو تو سفر کے بعد گھر آکر چار رکعت والی فرض نماز کی قضاء دو رکعات ہی پڑھے گا۔

اسی طرح اگر گھر پر نماز رہ گئی اور پھر مسافر ہوا تو سفر میں پوری چار رکعات ہی قضاء پڑھے گا۔

نمازِ تراویح

(Salat e Taravih)

رمضان کے مہینے میں عشاء کی فرض اور سنت نماز کے بعد اور وتر سے پہلے جو نماز پڑھی جاتی ہے، اس کو شریعت میں نماز تراویح کہتے ہیں۔ تراویح، ترویحہ کی جمع ہے اور یہ لفظ راحت سے بنا ہے، تراویح میں چونکہ ہر چار رکعت کے بعد تھوڑی دیر بیٹھ کر آرام کیا جاتا ہے، اس لیے اس کو آرام وراحت والی نماز کہتے ہے۔

نماز تراویح کا حکم:

تمام بالغ مردوں اور عورتوں کے لیے نماز تراویح کا پڑھنا سنّتِ موکدہ ہے، اور نہ پڑھنے والے گناہ گار ہے، البتہ عورتوں کو گھر میں پڑھنا چاہیے اور مردوں کو مسجد میں جماعت کے ساتھ۔ البتہ بصورت عذر اکیلے بھی جائز ہے۔

تراویح پڑھنے کا طریقہ:

افضل یہ ہے کہ ایک سلام سے دو دو رکعتیں پڑھی جائے اور ہر چار رکعات کے بعد چار رکعات کے مقدار بیٹھ کر ذکر، دعا، درود شریف، تسبیحات وغیرہ پڑھے جائے۔

نماز تراویح کی رکعتیں : نماز تراویح کی رکعتیں بیس ہیں۔

تراویح میں قرآن پڑھنے کا حکم :

نماز تراویح میں ایک بار پورا قرآن ختم کرنا سنت ہے۔ اگر کسی جگہ حافظ اور قاری میّسر نہ ہو تو چھوٹی سورتوں سے بھی تراویح کی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

نوٹ: یاد رہے معاشرے میں اُجرت پر ختم قرآن کا جو رواج پڑ گیا ہے۔ شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ بلکہ ایسا کرنا موجب گناہ ہے جس سے بچنا لازم ہے۔

نماز کے مکروہ اوقات

کچھ اوقات ایسے ہیں جن میں فرض، سنت، نفل کوئی نماز نہیں پڑھی جاسکتی اور کچھ اوقات ایسے ہیں جن میں فرض، سنت تو پڑھی جاسکتی ہے، لیکن نفل نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔ دونوں کا بیان ہم الگ الگ یہ ہے۔

جن وقتوں میں ہر نماز مکروہ ہے:

(۱) آفتاب نکلتے وقت۔ اگر سورج ایک دو گز اُوپر آجائے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲) ٹھیک زوال کے وقت۔ زوال کا وقت سایہ ڈھلنے سے کچھ پہلے شروع ہوتا ہے اور سایہ ڈھلنے کے کچھ دیر بعد تک رہتا ہے۔

(۳) جب شام کے وقت سورج بالکل زرد ہو جائے، اس وقت سے سورج کے ڈوبنے تک، لیکن اگر اس دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو اس وقت میں پڑھ لینا چاہیے، اگرچہ نماز مکروہ ہو گی۔

(۴) جمعہ کا خطبہ شروع ہو جانے کے بعد، لیکن قضا نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

جن وقتوں میں صرف نماز نفل مکروہ ہے:

(۱) صبح صادق ہونے کے بعد یعنی سورج نکلنے میں ڈیڑھ گھنٹہ رہ جائے تو اس وقت سے سورج نکلنے تک فجر کی سُنت اور فرض نماز کے علاوہ کوئی دوسری نفل نماز نہ پڑھنی چاہیے۔ البتہ عشاء کی نماز قضا ہو گئی ہو تو فرض اور وتر کی قضا پڑھی جاسکتی ہے۔

(۲) عصر کی فرض نماز پڑھنے کے بعد غروب تک اور فجر کی فرض نماز پڑھنے کے بعد آفتاب نکلنے تک کوئی نفل نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ البتہ اگر فجر کی سنت چھوٹ گئی ہو اور سورج نکلنے کے بعد موقع ہو تو پڑھ لینا چاہیے۔

(۳) غروب آفتاب کے بعد مغرب کی فرض نماز سے پہلے۔

(۴) عیدین کی نماز سے پہلے گھر کے اندر یا عیدگاہ میں یا کسی اور جگہ نفل نماز پڑھنی مکروہ ہے۔

نوٹ: لیکن اور وقتوں میں فرض اور واجب نماز کی قضاء نماز جنازہ وغیرہ پڑھ لینی چاہیے اور سجدہ تلاوت بھی کر لینا چاہیے۔

سترے کا حکم

امام یا منفرد کے لیے جب کہ وہ گھر یا میدان میں نماز پڑھتا ہو مستحب ہے کہ اپنے سامنے دائیں جانب یا بائیں جانب کوئی ایسی چیز کھڑی کر لے جو ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ اونچی اور کم از کم ایک انگلی کے برابر موٹی ہو، البتہ اگر مسجد میں نماز پڑھتا ہو یا ایسے مقام میں جہاں لوگوں کا نمازی کے سامنے سے گزر نہ ہوتا ہو، تو اس کی ضرورت نہیں۔ امام کا سترہ تمام مقتدیوں کی طرف سے کافی ہے۔ سترہ قائم ہو جانے کے بعد سترہ کے آگے سے گزر جانے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر سُترہ اور نمازی کے درمیان سے کوئی شخص گزرے گا تو گناہ گار ہو گا۔

قضا نمازیں

Missed Salat

قضا کے لفظی معنی فوت شدہ کے ہیں جبکہ شریعت کی اصطلاح میں قضا نمازوں سے مراد وہ نمازیں ہیں جو اپنے وقت پر نہ پڑھی جائے۔ چاہے کسی مجبوری کی وجہ سے ہو یا سستی کی وجہ سے جیسے صبح کی نماز کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے، اگر اس دوران نماز رہ جائے اور طلوع آفتاب کے بعد پڑھی جائے تو یہ قضا نماز ہوئی۔

قضاء نماز کا حکم:

یاد رہے تمام نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنا فرض ہے۔ بغیر کسی شرعی عذر کے نماز کو اس کے وقت سے موخر کرنا جائز نہیں بلکہ گناہ کبیرہ ہے۔ جس شخص نے کسی عذر کی وجہ سے نماز کو اس کے وقت میں ادا نہ کیا تو اس پر عذر ختم ہونے کے بعد اس نماز کی قضاء ضروری ہے۔

قضاء کے چند ضروری مسائل:

(۱) فرض کی قضاء فرض ہے۔

(۲) واجب کی قضاء واجب ہے۔

(۳) سنتوں اور نفلوں کی کوئی قضاء نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص سنت اور نفل شروع کر کے توڑ دے تو اس پر ان کی قضا کرنا واجب ہے۔ سنتیں اور نفل شروع کرنے سے واجب ہو جاتے ہیں۔ لہذا واجب کو توڑنے کی وجہ سے بھی قضاء کرنا واجب ہے۔

قضاء ادا کرنے کا طریقہ:

وقتی نماز اور قضاء نماز کے درمیان ترتیب کی رعایت رکھنا واجب ہے۔ پہلے قضاء نماز ادا کرنا ضروری ہے اور اس کے بعد وقتی نماز ادا کرے۔ اگر کسی شخص نے یاد ہوتے ہوئے پہلے وقتی نماز پڑھ لی اور اس کے بعد قضاء نماز پڑھی تو اسکی وقتی نماز ادا نہیں ہوئی اس کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

مثال: کسی شخص کی ظہر کی نماز رہ گئی یہاں تک کہ عصر کا وقت شروع ہو گیا تو اس شخص پر واجب ہے کہ پہلے ظہر کی قضاء نماز پڑھے، اس کے بعد عصر کی نماز ادا کرے۔ قضاء یاد ہو اور اس نے ترتیب کی رعایت کیے بغیر یوں ہی پہلے عصر کی نماز ادا کر لی اور پھر ظہر کی نماز قضاء کرنے لگا تو اسکی عصر کی نماز ادا نہیں ہوئی۔ ظہر کی قضاء کے بعد پھر دوبارہ عصر کی نماز پڑھنا ضروری ہے۔ یہ مسئلہ صاحب ترتیب حضرات کے لیے ہے۔

کسی سے اگر کوئی نماز قضاء ہو گئی تو جب بھی اسے یاد آجائے فوراً اس کی قضاء کر لیں۔ بغیر کسی عذر کے قضاء نماز پڑھنے میں تاخیر کرنا گناہ ہے۔ اگر اسی حالت میں موت آجائے تو دوگنا گناہ ہو گا، ایک نماز قضاء کرنے کی اور دوسری فوراً قضاء نہ پڑھنے کی۔

غیر صاحب ترتیب (جس کی قضاء نمازیں چھ سے زیادہ ہوں) کو جتنا جلدی ہو سکے سب کی قضاء پڑھنی چاہیے، اگر ہو سکے تو ہمت کر کے ایک ہی وقت میں تمام قضاء نمازیں پڑھ لیں۔ ورنہ ایک وقت میں دو دو، چار چار نمازیں قضاء پڑھ لیں، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ایک وقت میں صرف

ایک قضاء نماز پڑھ لیں۔اس میں ترتیب کالحاظ رکھنے کی ضرورت نہیں۔بہر حال قضاء نماز پڑھنے کی کوشش کریں۔

مسئلہ : تین ممنوع اوقات(طلوع، غروب، زوال) کے علاوہ ہر وقت قضاء نمازیں پڑھنا جائز ہے۔

قضاء عمری

کسی بے نمازی شخص نے توبہ کرلی۔تو عمر بھر جتنی نمازیں قضاء ہوئی ہیں، سب کی قضاء پڑھنا واجب ہے۔توبہ سے نمازیں معاف نہیں ہوتیں البتہ نہ پڑھنے کی وجہ سے جو گناہ ہوا تھا وہ معاف ہوگیا۔اب اگران کی قضاء نہیں پڑھے گا تو پھر گناہ گار ہوگا۔

اس کے علاوہ ہمارے معاشرے میں جو قضائے عمری سے متعلق مشہور باتیں ہیں کہ خاص ایام، خاص راتوں کی عبادت یا توبہ سے یہ نمازیں معاف ہو جاتی ہیں یا رمضان میں جمعۃالوداع کے موقع پر دو رکعات قضائے عمری کی نیت سے پڑھنا۔یہ سب من گھڑت بدعات ہیں۔جن کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں۔

دن رات کی نفل نمازیں

(Nafl Salat)

ویسے تو ہر مسلمان مرد عورت پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہے۔اس کے علاوہ نبی علیہ السلام کی سنت سے کچھ ایسی نمازیں پڑھنا ثابت ہے، جو فرض تو نہیں ہے لیکن اس کے پڑھنے میں بہت زیادہ ثواب ہے۔نوافل کی پابندی سے انسان کو بہت خیر و برکت ملتی ہے۔ذیل میں کچھ نفل نمازوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

نماز تہجد:

اس نماز کا وقت عشاء کے بعد سے صبح صادق تک ہے۔اس نماز کا ذکر قرآن وحدیث دونوں میں آیا ہے۔ نبی کریم ﷺ اور صحابہؓ کے بعد تمام بزرگان دین نے اس نماز کو پڑھا ہے۔اس نماز کا نام ہی دأب الصالحین (صالحین کی نماز) پڑگیا ہے۔ تمام نفل نمازوں میں سب سے

بہتر اور بڑے درجے والی نماز ہے۔

تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد :

اگر کوئی شخص وضو کرنے کے فوراً بعد دو رکعت نماز پڑھ لیا کرے تو اس کو بڑا ثواب حاصل ہوگا، اس کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔ حدیث میں، اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اسی طرح مسجد میں داخل ہونے کے بعد فوراً دو رکعت نفل پڑھ لی جائے تو اس کا ثواب بھی بہت ہے اس کو تحیۃ المسجد کہتے ہیں۔

نماز اشراق :

نماز اشراق یعنی سورج نکلنے کے کچھ دیر بعد دو رکعت نفل نماز پڑھنے کا حدیث میں بڑا ثواب بتایا گیا ہے۔ نبی ﷺ سے بھی اس کا پڑھنا ثابت ہے۔

چاشت کی نماز:

سورج جب کافی بلند ہو جائے تو دو دو رکعت کر کے چار رکعت نماز پڑھنے کا بھی ذکر حدیث میں آیا ہے اور آٹھ رکعت کا بھی۔ اس کو نماز چاشت بھی کہتے ہیں۔ نبی ﷺ اس کا بہت اہتمام فرماتے تھے۔

صلوٰۃ حاجت:

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کو اللہ تعالیٰ سے یا کسی آدمی سے کوئی حاجت ہو تو وہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ کی حمد و تعریف اور رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھ کر حاجت کی دعا پڑھے، جو آگے مسنون دعاؤں میں درج ہے۔

صلوٰۃ استخارہ:

بندوں کا علم ناقص ہے بسا اوقات ایسا ہوتا ہو کہ کوئی بندہ ایک کام کرنا چاہتا ہے اور اُس کا انجام اُسکے حق میں اچھا نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے ’’صلوٰۃ استخارہ‘‘ کی تعلیم فرمائی اور بتایا کہ جب کوئی خاص اور اہم کام درپیش ہو تو دو رکعت نماز پڑھ کے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی

اور توفیق خیر کی دُعا کرلیا کرو۔دعائے استخارہ مسنون دعاؤں میں درج ہے۔

نماز کسوف :

سورج گرہن لگنے کے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کو شریعت میں نماز کسوف کہا جاتا ہے۔

نماز خسوف:

چاند گرہن لگنے کے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کو شریعت میں نماز خسوف کہا جاتا ہے۔

نماز استسقاء:

استقاء کے معنی ہیں پانی طلب کرنا۔یعنی جب پانی کی ضرورت ہو اور پانی نہ برس رہا ہو تو ایسے وقت میں دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ سے بارش کے لیے دعاء کرنا سنت ہے۔

سجدہ سہو

(Sajdah for mistake)

سہو کے معنی بھول جانے کے ہیں۔اگر نمازی سے کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے ،تو اس کے لیے شریعت میں سجدہ سہو واجب کیا گیا ہے۔حدیث میں بھی آتا ہے کہ جب نماز میں شیطان تمہاری توجہ اللہ کی طرف سے ہٹا کر کوئی بُھلاوادے دے تو تم نماز کے آخر میں دو سجدے کرلیا کرو،اس سے شیطان کو ذلت اور رسوائی ہو گی۔

سجدہ سہو کب واجب ہو گا :

نماز میں بھول کر درج ذیل غلطی سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ ترکِ واجب، تقدیمِ واجب، تاخیرِ واجب، تبدیلِ واجب، تکرارِ واجب اور تقدیمِ رکن، تاخیرِ رکن، تکرارِ رکن۔ اگر سجدہ سہو کرنا بھی بھول گیا تو پھر دوبارہ نماز پڑھنی چاہیے۔

سجدہ سہو کا طریقہ :

نماز کے آخری قعدے میں تشہد پڑھنے کے بعد پہلے دائیں طرف سلام پھیرے پھر فوراً دو سجدے کرے،اس کے بعد پھر تشہد، درود اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرے۔اگر سلام

پھیرنے کے بعد یاد آیا کہ مجھ پر سجدہ سہو واجب ہو چکا تھا اور سجدہ سہو نہیں کیا، تو جب تک کوئی عمل کثیر نہیں کیا سجدہ سہو کر سکتا ہے۔ اگر مقتدی امام کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے اور کوئی واجب چھوٹ جائے تو مقتدی پر سجدہ سہو واجب نہیں۔

عمل کثیر کی تعریف:

(۱) ایسا عمل کہ اس کے کرنے والے کو دور سے دیکھنے والا ظن غالب کے ساتھ یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے۔

(۲) جو کام عادۃ دو ہاتھوں سے کیا جاتا ہو جیسے ازار بند باندھنا، اور عمامہ باندھنا وہ کثیر ہے، خواہ ایک ہی ہاتھ سے کرے اور جو عمل عادۃً ایک ہاتھ سے کیا جاتا ہو وہ دونوں ہاتھوں سے بھی کرے تو قلیل ہے، جیسے ازار بند کھولنا، اور سخت ٹوپی سر سے اتارنا۔

(۳) وہ عمل جو تین حرکات متوالیہ یعنی تین مرتبہ ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کہنے کی مقدار وقت میں ہو تو عمل کثیر ہے ورنہ قلیل۔

(۴) نمازی کی رائے پر موقوف ہے، وہ جس کو کثیر سمجھے وہ کثیر ہے، اور جس کو قلیل سمجھے وہ قلیل ہے۔

سجدہ تلاوت

(Sajdah in Recitation)

قرآن پاک میں کل چودہ آیاتِ سجدہ ہیں۔ کسی بھی سجدہ کی آیت کو پڑھنے یا سننے سے ایک سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

سجدہ تلاوت کا حکم :

سجدہ کی آیت پڑھنے اور سننے دونوں صورتوں میں سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔ قصداً سجدہ تلاوت چھوڑنے میں گناہ ہے لیکن اگر کوئی شخص نماز میں ہو اور نماز سے باہر کوئی شخص تلاوت کر رہا ہے تو سننے والے نمازی پر نماز کی حالت میں سجدہ تلاوت واجب نہیں ہے، نماز سے

فارغ ہو کر سجدہ کرے۔

- ٹیپ ریکارڈ، آڈیو یا ویڈیو ریکارڈ وغیرہ سے سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا۔

سجدہ تلاوت کا طریقہ:

(۱) اگر نماز کے اندر کوئی سجدہ کی آیت پڑھی جائے تو فوراً اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں چلا جانا چاہیے اور پھر تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور جہاں سے قرأت چھوڑی تھی وہاں سے پھر شروع کر دے، اگر سجدہ نہ کیا تو گناہ ہو گا۔ تاہم اگر فوراً سجدہ نہ کرے تو پھر رکوع میں جاتے ہوئے اس سجدہ کی بھی نیت کرے تو سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا۔ نماز میں جو سجدہ تلاوت واجب ہو جائے وہ نماز سے باہر ادا نہیں کر سکتے۔ امام کے ساتھ تمام نمازیوں کو سجدہ کرنا چاہیے۔

(۲) اگر نماز سے باہر تلاوت کے دوران سجدہ کی آیت پڑھی گئی تو بہتر ہے کہ فوراً کھڑے ہو کر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں جائے اور پھر سجدہ میں تسبیح پڑھ کر اللہ اکبر کہہ کر اُٹھ جائے اور اپنی تلاوت شروع کر دے۔ لیکن اگر تلاوت ختم کرنے کے بعد سجدہ کرے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

(۳) بیٹھے بیٹھے بھی سجدہ تلاوت کیا جا سکتا ہے لیکن کھڑے ہو کر کرنا بہتر ہے۔ اور اگر پورے قرآن کی تلاوت ختم کر کے ایک ساتھ تمام سجدے کر لیے جائیں تو بھی صحیح ہے لیکن تراویح یا فرض نماز میں ایسا کرنا جائز نہیں۔

نماز جنازہ

(Salat e Janaza)

مردہ کی دعائے مغفرت کے لیے جو نماز پڑھی جاتی ہے اس کو نماز جنازہ کہتے ہیں۔

نماز جنازہ کی فضیلت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی ایمان کی صفت کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے اور اس وقت تک جنازے کے ساتھ رہے جب تک کہ اس پر نماز پڑھی جائے اور اس کے دفن سے فراغت ہو تو وہ ثواب کے دو قیراط لے کر واپس ہوگا، جن میں سے ہر قیراط گویا اُحد پہاڑ کے برابر ہے، اور جو آدمی صرف نماز جنازہ پڑھ کے واپس آجائے (دفن ہونے تک ساتھ نہ رہے) تو وہ ثواب کا (ایسا ہی) ایک قیراط لے کر واپس ہوگا۔

نماز جنازہ کا حکم:

نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے۔ اگر کسی بستی کے بعض لوگوں نے پڑھ لی اور بعض نے نہیں پڑھی تو سب کے ذمہ سے فرض ادا ہو گیا، لیکن اگر بستی کے کسی آدمی نے بھی نہیں پڑھی تو سب گناہ گار ہوں گے۔ لیکن علم ہو جانے کے بعد ہر مسلمان کو اگر کوئی عذر نہ ہو تو شریک ہونا چاہیے، اگر علم نہ ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

فرائضِ جنازہ : جنازہ میں دو ارکان (فرض) ہیں۔

(۱) چار مرتبہ تکبیر (اللہ اکبر) کہنا۔ جنازہ میں ہر تکبیر ایک رکعت کے قائم مقام ہے۔

(۲) قیام (کھڑے ہو کر جنازہ پڑھنا)

الغرض نمازِ جنازہ کے ارکان تکبیرات اور قیام ہیں۔

سنن جنازہ : جنازے میں تین چیزیں سنت ہیں:

(۱) ثنا یعنی اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا۔

(۲) نبی ﷺ پر درود پڑھنا۔

(۳) میت کے لیے دعا کرنا۔

نماز جنازہ کا طریقہ :

نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو ہو کر سب سے پہلے صفیں درست کی جائیں۔ اگر دو چار دس آدمی ہوں تو ایک صف بنائی جائے لیکن آدمی زیادہ ہو تو پھر طاق صفیں بنائی جائیں۔ اِس کے بعد امام اور مقتدی یہ نیت کرے کہ یہ نماز جنازہ اللہ کے لیے اور دعا اس میت کے لیے پڑھ رہا ہوں۔ زبان سے کوئی مخصوص الفاظ کہنا ضروری نہیں۔

پھر امام بلند آواز سے اور مقتدی آہستہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر دونوں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر پھر اس طرح باندھ لیں جس طرح عام نمازوں میں باندھتے ہیں ۔پھر جس طرح ثنا (سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ ۔۔۔ الخ) نماز میں پڑھی جاتی ہے، امام اور مقتدی ثنا پڑھیں۔ ثنا پڑھنے کے بعد بغیر ہاتھ اٹھائے امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے دوسری تکبیر (اللہ اکبر) کہہ کر درود ابراہیمی پڑھیں جو نماز میں پڑھتے ہیں۔ پھر دونوں تیسری تکبیر کہیں۔ اگر مردہ بالغ مرد یا بالغ عورت ہو تو امام اور مقتدی دونوں یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا ۔ اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ۔ اَللّٰھُمَّ لَاتَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ۔

ترجمہ: اے اللہ ! ہمارے زندوں، ہمارے مردوں، ہمارے حاضروں ، ہمارے غائبوں، ہمارے چھوٹوں، ہمارے بڑوں، ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کو بخش دے۔ اے اللہ ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو موت دے اس کو ایمان کے ساتھ موت دے۔ اے اللہ تو اس کے اجر سے ہم کو محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا۔

اس کے علاوہ دیگر دعائیں بھی احادیث میں منقول ہیں وہ بھی پڑھ سکتا ہے جیسے :

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ۔ [مسلم]

" یااللہ! اسے معاف فرما، اس پر رحم فرما، اسے عافیت میں رکھ، اس سے در گزر فرما، اس کی بہترین مہمانی فرما، اس کی قبر فراخ فرما، اس (کے گناہ) کو پانی، اولوں اور برف سے دھو ڈال، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک وصاف کیا ہے، اسے اس کے (دنیا والے) گھر سے بہتر گھر (دنیا کے) اہل وعیال سے بہتر اہل وعیال اور اس کے جوڑے سے بہتر جوڑا عطا فرما، اسے بہشت میں داخل فرما اور فتنہ قبر، عذاب قبر اور عذاب جہنم سے بچا۔"

اور اگر نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔

ترجمہ: اے اللہ! اس لڑکے کو ہماری مغفرت کا پیش خیمہ اور ذریعہ بنا اور اس کو ہمارے لیے اجر اور آخرت کا سامان بنا اور اس کو ہمارا سفارشی بنا۔ اور اس کو ایسا سفارشی بنا جس کی سفارش قبول کی جائے۔

اور اگر نابالغ لڑکی ہو تو یہ دعا پڑھنی چاہیئے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً۔

ترجمہ: اے اللہ! اس لڑکی کو ہماری بخشش کا ذریعہ بنا اور اس کو ہمارے لیے اجر اور ذخیرۂ آخرت بنا اور اس کو ہمارا سفارشی بنا اور ایسا سفارشی بنا جس کی سفارش قبول ہو۔

اس دعا کے بعد بغیر ہاتھ اٹھائے ہوئے امام بلند آواز اور مقتدی آہستہ سے چوتھی تکبیر کہہ کر دونوں طرف سلام پھیریں۔

☆ اس نماز کے بعد کوئی اجتماعی دعا سنت سے ثابت نہیں بلکہ فوراً جنازہ اٹھانا چاہیے۔

روزہ

(Fasting)

روزہ کو عربی میں ''صوم'' کہتے ہیں۔ صوم کے معنی بات چیت یا کھانے پینے سے رُک جانے کے ہیں جبکہ شریعت میں صبح صادق سے سورج ڈوبنے تک نیت کے ساتھ کھانا پینا چھوڑنے، عورتوں سے الگ رہنے (جماع) اور بری باتوں سے بچنے کو صوم یا روزہ کہتے ہیں۔

روزہ کی فضیلت :

حدیث کا مفہوم ہے جس نے رمضان کے روزے رکھے، ایمان کے ساتھ، روزہ کے حدود کا خیال رکھتے ہوئے، تو اس کے لیے اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

روزہ کے فرائض: روزے میں تین فرض ہیں:

(۱) نیت (۲) صبح صادق سے غروب آفتاب تک کوئی چیز نہ کھانا اور کوئی چیز نہ پینا۔

(۳) جماع اور ہم بستری نہ کرنا۔

جن باتوں سے روزہ فاسد (ٹوٹ) جاتا ہے:

جن باتوں سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے وہ دو قسم کی ہیں:

(ا) ایک وہ جن سے صرف قضا لازم آتی ہے۔

(ب) دوسری وہ جن سے قضا اور کفارہ دونوں لازم آتے ہیں۔

قاعدہ: جس کام سے بطن (دماغ، معدہ) اور فرج (شرم گاہ) کا مکمل فائدہ ہو اور قصداً یہ کام کریں، تو اس سے قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔ اور جس سے ان دونوں (بطن، فرج) کا ناقص فائدہ ہو یا غلطی سے کوئی چیز کھالی تو اس صورت میں صرف قضاء ہے کفارہ نہیں۔

تفصیل:

(۱) کسی نے زبردستی روزہ دار کے منہ میں کچھ ڈال دیا اور وہ حلق سے اتر گیا۔

(۲) روزہ یاد تھا مگر کلی کرتے وقت ارادہ کے بغیر بے احتیاطی سے حلق کے نیچے پانی اتر گیا۔

(۳) قصداً منہ بھر کے قے کرنا یا منہ میں ذرا سی قے آئی اور اس کو نگل جانا۔

(۴) جو چیزیں کھائی نہیں جاتیں مثلاً کاغذ، کنکری، مٹی، کوئلہ وغیرہ ان کو قصداً نگل جانا۔

(۵) دانتوں میں روٹی کا ٹکڑا یا گوشت کا ریشہ رہ گیا ہو، اس نے خلال کیا اور وہ حلق سے نیچے چلا گیا، تو اگر یہ ٹکڑا چنے سے چھوٹا ہے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر یہ چنے کے برابر یا اس سے بڑا ہے تو روزہ قضا لانا چاہیے۔

(۶) کان یا ناک میں تیل وغیرہ ڈال کر حلق سے نیچے اتر جانا۔

(۷) بھولے سے کچھ کھا پی گیا، اس کے بعد یہ سوچ کر کہ روزہ تو ٹوٹ گیا پھر دوبارہ کچھ کھا پی لیا۔

(۸) صبح صادق کے بعد یہ خیال کر کے سحری کھالی کہ ابھی وقت باقی ہے یا غروب آفتاب سے پہلے اس خیال سے روزہ افطار کر لینا کہ سورج ڈوب چکا ہے۔

(۹) رمضان شریف کے روزوں کے علاوہ کسی نفل یا واجب روزے کو قصداً توڑ دینا۔

☆ ان تمام صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جس میں قضا ہے اور کفارہ نہیں۔

(۱۰) رمضان کا روزہ رکھ کر قصداً کوئی ایسا کام کرنا جس کا کرنا روزہ میں منع ہے۔ مثلاً کھانا پینا یا عورت کے ساتھ اپنی خواہش پوری کرنا (جماع کرنا)۔ اسی طرح پینے میں پانی، دوا یا کوئی اور پتلی چیز کے علاوہ حُقہ، سگریٹ، بیڑی وغیرہ بھی شامل ہیں۔

(۱۱) روزہ میں کوئی ایسا کام کیا جس کا کرنا جائز ہے۔ مثلاً سر پر تیل ملا یا سرمہ لگایا، خوشبو سونگھی یا عورت کا بوسہ لیا اور پھر یہ خیال کر کے کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اور قصداً کچھ کھا پی لیا۔ ان آخری دو صورتوں میں قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازمی ہے۔

جن باتوں سے روزہ مکروہ و فاسد نہیں ہوتا:

(۱) سر یا بدن پر تیل لگانا۔

(۲) سرمہ لگانا۔

(۳) روزے میں مسواک کرنا۔

(۴) خوشبولگانایاسونگھنا۔

(۵) بھولے سے کچھ کھاپی لینایاعورت کے ساتھ صرف لیٹنا۔

(۶) خودبخودقے ہوجاناخواہ زیادہ ہویاکم۔

(۷) منہ میں جوذراسی تھوک آجاتی ہے اس کونگل جانا۔

(۸) بغیرارادہ مکھی یادُھواں وغیرہ کاحلق سے اتر جانا۔

(۹) گرمی کی شدت سے بار بار کلی کرنایابدن پر پانی ڈالنایاکپڑاترکرکے بدن پر رکھنا۔

(۱۰) سوتے میں احتلام ہوجانا۔

کفارے کا بیان:

☆ اگر رمضان کے روزے قصداً توڑدیے تواس کا کفارہ یہ ہے کہ مسلسل دومہینے روزے رکھنافرض ہے۔اگر درمیان میں روزہ چھوٹ گیااگرچہ وہ عیدالضحیٰ یابیمار کی وجہ سے کیوں نہ ہو۔توپھر شروع سے رکھنے ہوں گے سوائے حیض کے ایام کے کہ وہ ایک قدرتی اوردائمی عذر ہے۔

☆ اگر کسی کودومہینے روزے رکھنے کی طاقت نہ ہوتوپھر ساٹھ مسکینوں کودووقت پیٹ بھر کر کھاناکھلائے یاایک ایک روزے کے بدلے صدقہ فطر(سرسایہ)کی مقدار دینی ہوگی۔

☆ اگرایک ہی رمضان میں کئی روزے چھوٹ گئے تب بھی ایک ہی کفارہ واجب ہے۔

زکوٰۃ

(Zakat (Alms)

عربی زبان میں زکوٰۃ کے معنیٰ پاک ہونے اور بڑھنے کے ہیں جبکہ شریعت میں خالص اللہ کی خوشنودی کے لیے شارع کے حکم کے مطابق ایک مقررہ اور متعین مال کاکسی مستحق مسلمان کو مالک بناکر دینے کانام زکوٰۃ ہے۔

زکوٰۃ کی فضیلت :

قرآن میں ہے:

اے نبی ﷺ آپ مسلمانوں کے اموال میں سے صدقہ (زکوٰۃ) وصول کیجئے تاکہ اس کے ذریعہ ان کے قلوب کی تطہیر اور ان کے نفوس کا تزکیہ ہو۔" [سورۃ توبہ:]

گویا زکوٰۃ کی ادائیگی سے انسان کے نفس کا تزکیہ ہوتا ہے۔

زکوٰۃ کا حکم :

ہر سال زکوٰۃ اُس عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے، چاہے مرد ہو یا عورت جو صاحبِ نصاب ہو اور اس کے مال پر پورا سال گزر گیا ہو۔ اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور فرض جانتے ہوئے اس کا ادا نہ کرنے والا فاسق اور سخت گناہ گار ہے۔

صاحب نصاب ہونے کا مطلب :

سونا چاندی یا مال اسباب کی وہ مقدار جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اس کو شریعت میں نصاب کہتے ہیں۔ جس کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا یا چاندی کے نصاب کے برابر نقد رقم یا مال تجارت ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہو گی۔ پھر اس میں سے چالیسواں حصہ نکالنا ہو گا یعنی کل مال کو 40 پر تقسیم کر کے جو حاصل جواب ہو گا وہی چالیسواں حصہ اور زکوٰۃ ہے۔

حج

(Piligram) (Haj)

اسلامی شریعت میں حج کے زمانے میں خانہ کعبہ کی زیارت کرنے اور میدان عرفات میں پہنچنے کو حج کہتے ہیں۔

حج کی فضیلت :

حدیث میں آتا ہے جو شخص اس طرح حج کرے کہ اس نے نہ کوئی بے حیائی کا کام کیا ہو، نہ کوئی فسق و فجور (یعنی گناہ) کیا ہو تو وہ اس طرح پاک صاف ہو کر لوٹتا ہے جیسے آج ماں نے پیٹ سے

جناہو۔

فرائض حج :

(۱) احرام باندھنا مع نیت و تلبیہ۔

(۲) عرفات میں ٹھہرنا۔

(۳) طواف زیارت کرنا (طہارت کے ساتھ)۔

واجبات حج : حج میں مندرجہ ذیل واجبات ہیں۔

حج میں بہت سی چیزیں واجب ہیں: جن میں سے چند مشہور یہ ہیں:

(۱) میقات سے پہلے احرام باندھنا۔

(۲) وقوف مزدلفہ۔

(۳) طواف زیات، ایام قربانی (دسویں، گیارھویں اور بارھویں ذی الحجہ) میں کرنا۔

(۴) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

(۵) سعی میں صفا سے ابتداء کرنا اور مروہ پر ختم کرنا۔

(۶) سعی کی مقدار سات چکر ہیں۔

(۷) اہل مکہ کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لیے طواف صدر کرنا۔ اسے طواف وداع بھی کہتے ہیں۔

(۸) ہر طواف کے بعد دورکعت نماز ادا کرنا۔

(۹) قربانی کے تینوں دن (ایام النحر) میں جمرات کو کنکریاں مارنا۔

(۱۰) حرم کی زمین میں حلق یا قصر کرنا اور حلق یا قصر کا ایام قربانی میں ہونا۔

(۱۱) طواف اور سعی کے دوران حدث اصغر اور حدث اکبر سے پاک ہونا۔

(۱۲) احرام کے تمام ممنوعات کا چھوڑ دینا واجب ہے جیسے: سلے ہوئے کپڑے پہننا وغیرہ۔

حج کی سنتیں :

(۱) مفرد آفاقی اور قارن کا طواف قدوم کرنا۔

(۲) طواف قدوم میں رمل اور اضطباع کرنا (اگر اس کے بعد سعی کرنا ہو، اگر طواف قدوم کے بعد سعی نہ کی تو طوافِ زیارت کے بعد سعی کرنی ہو گی اور اس وقت طوافِ زیارت میں رَمل بھی کرنا ہو گا۔)

(۳) آٹھویں ذی الحجہ کی صبح کو منٰی کے لیے روانہ ہونا اور وہاں پانچ نمازیں پڑھنا۔

(۴) طلوعِ آفتاب کے بعد نویں ذی الحجہ کو منٰی سے عرفات کے لیے روانہ ہونا۔

(۵) عرفات سے غروب آفتاب کے بعد امام حج سے پہلے روانہ ہونا۔

(۶) عرفات سے واپس ہو کر رات کو مزدلفہ میں ٹھہرنا۔

(۷) عرفات میں غسل کرنا۔

(۸) ایام منٰی میں رات کو منٰی میں رہنا۔

☆ سنتوں کا حکم یہ ہے کہ ان کو قصداً ترک کرنا برا ہے، ان کے ادا کرنے میں ثواب ملتا ہے اور ان کے نہ کرنے سے جزا لازم نہیں آتی۔

حج کی اقسام :

حج کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) حج افراد (۲) حج تمتع (۳) حج قران

ان تینوں میں فرق احرام کے وقت نیت کرنے سے ہوتا ہے۔

حج افراد : احرام باندھتے وقت صرف حج کی نیت کرنے کو حج افراد کہتے ہیں۔

حج تمتع : تمتع میں حج کے زمانے میں احرام باندھ کر عمرہ کرنا اور اس کے بعد کچھ دنوں کے لیے احرام کھول کر پھر حج کے فرائض ادا کرنے کے لیے آٹھویں ذوالحجہ کو دوبارہ احرام باندھ لینا۔

حج قران: اس طریقہ احرام کو کہا جاتا ہے جس میں حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا جائے اور ایک ہی احرام سے پہلے عمرہ پھر حج ادا کیا جائے۔

تمتع کا طریقہ:

تمتع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اول عمرہ کا احرام باندھ کر حج کے مہینوں میں عمرہ کیا جائے، عمرہ سے فارغ ہو کر سر منڈا کر حلال ہو جائے اور حلال ہو کر مکہ مکرمہ میں قیام کرے یا اور کسی جگہ میں مگر وطن نہ جائے۔ پھر جب حج کا وقت آئے تو حج کا احرام باندھ کر حج کرے۔ آٹھویں ذوالحجہ کو منیٰ جائے اور ظہر، عصر، مغرب، عشاء، فجر منیٰ میں پڑھے، رات کو وہیں رہے۔ نویں کو سورج نکلنے کے بعد عرفات جائے اور وقوف عرفہ زوال سے غروب تک کرے۔ دسویں ذوالحجہ کی شب مزدلفہ میں رہے۔ دسویں کی صبح کو نماز اول وقت میں پڑھ کر دعا کرتا رہے اور جب بقدر دو رکعت کے سورج نکلنے میں وقت رہ جائے تو مزدلفہ سے منیٰ کو چل دے۔ تقریباً ستر کنکری یہاں سے چن لے اور وادی محسر سے دوڑ کر نکل جائی۔ منیٰ میں آکر جمرہ اخریٰ (عقبہ) کی رمی کرے پھر (دم تمتع) ذبح کرے۔ اس کے بعد سر منڈائے یا کتروائے پھر طواف زیارت کرے طواف کے پہلے تین پھیروں میں رمل کرے۔ اضطباع نہ کرے۔ طواف کے بعد سعی کرے پھر بارہ یا تیرہ ذی الحجہ تک منیٰ میں قیام کرے اور ہر روز زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرے۔ پھر منیٰ سے واپسی میں اگر ممکن ہو وادی محصب میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء پڑھے۔ پھر ذرا لیٹ کر مکہ مکرمہ آئے۔ اگر اتنا نہ ہو سکے تو تھوڑی دیر ہی ٹھہر جائے۔ پھر مکہ مکرمہ سے چلتے وقت طواف وداع کرے۔

نوٹ: یہاں پر صرف حج تمتع کا طریقہ لکھا گیا ہے۔ حج افراد اور قران کو چھوڑا گیا اس لیے کہ آج کل عام طور پر لوگ حج تمتع ہی ادا کیا کرتے ہیں۔

عمرہ

umra

عمرہ کی فضیلت:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ حج اور عمرہ دونوں گناہوں کو اس طرح دور کرتی ہے جیسے بھٹی لوہے کے صیقل (زنگ) کو دور کرتی ہے۔

عمرہ کے فرائض :

عمرہ میں تین چیزیں فرض ہیں:

(۱) احرام باندھنا (نیت اور تلبیہ کے ساتھ)

(۲) بیت اللہ کا طواف کرنا۔ (۳) صفا و مروہ کی سعی کرنا۔

واجبات عمرہ: عمرہ میں مندرجہ ذیل واجب ہیں۔

(۱) میقات سے احرام باندھنا

(۲) بال کٹوانا یا منڈوانا (حلق یا قصر)

(۳) باوضو یعنی طہارت کے ساتھ طواف کرنا۔

عمرے کی سنت: عمرے کی طواف میں رمل اور اضطباع کرنا۔

عمرہ کرنے کا طریقہ:

عمرہ کے لیے میقات سے حج کی طرح احرام باندھے، احرام کے محرمات و مکروہات سے بچے اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے آداب کو ملحوظ رکھ کر داخل ہو۔ مسجد حرام میں باب السلام یا باب العمرۃ سے داخل ہو اور پھر رمل واضطباع کے ساتھ طواف کرے اور جب حجر اسود کا پہلا استلام کرے تو تلبیہ موقوف کردے۔ سات چکر طواف پورا کرنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھ کر حجر اسود کا استلام کر کے سعی کے لیے صفا پر جا کر حج کی طرح سعی کرے۔ سعی ختم کر کے مروہ پر نکل کر حجامت بنوا کر حلال ہو جائے۔ اس طرح آپ کا عمرہ ہو جائے گا۔

قربانی

Uzhiya

عیدالاضحیٰ کے دنوں میں اللہ کی رضا کے لیے جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اس کو قربانی کہتے ہے۔

قربانی کی فضیلت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کے دن بندوں کے تمام اعمال میں پسندیدہ عمل جانور کا خون بہانا ہے اور وہ قیامت کے دن اپنی قربانی کے سینگوں، کھروں اور بالوں سمیت حاضر ہو گا۔ قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے پہلے اللہ تعالی کی بارگاہ میں شرف قبول حاصل کر لیتا ہے لہذا تمہیں چاہیے کہ خوش دلی سے قربانی کرو۔ [ترمذی، ابن ماجہ]

قربانی کس پر واجب ہے :

جس شخص کی ملک میں ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس مقدار کے برابر نقدی یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد سامان میں سے کوئی ایک یا ان پانچوں کا مجموعہ یا ان میں سے بعض کا مجموعہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو اور حاجات اصلیہ سے زائد ہو تو اس پر قربانی اور صدقۃ الفطر واجب ہے۔

شرائط وجوب قربانی: قربانی مندرجہ ذیل شرائط پانے سے واجب ہوتی ہے۔

(۱) مسلمان ہونا، غیر مسلم پر قربانی نہیں۔

(۲) مقیم ہونا، مسافر پر قربانی واجب نہیں۔

(۳) آزاد ہونا، غلام پر قربانی واجب نہیں۔

(۴) بالغ ہونا، نابالغ پر قربانی واجب نہیں۔

(۵) عاقل ہونا، مجنون پر قربانی نہیں۔

قربانی کے جانور:

بکرا، بکری، بھیڑ، دُنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی۔ان جانوروں کے نر و مادہ دونوں کی قربانی جائز ہے۔اس کے علاوہ کسی جانور کی قربانی جائز نہیں اگرچہ حلال کیوں نہ ہوں۔

حلال جانوروں کی سات چیزوں کا کھانا جائز نہیں:

(۱)بہتا خون (۲)مذکر کی پیشاب گاہ (۳)مؤنث کی پیشاب گاہ

(۴)خصیتین(کپورے یعنی جانور کے انڈے) (۵) غدود (۶) مثانہ (۷)پِتّہ۔

معاملات

(Economics)

معاملات عمل سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے کاروبار اور خرید وفروخت۔

معاملات میں کسبِ حلال و تجارت کی فضیلت واہمیت:

حضرت رافع بن خدیجؓ کہتے ہیں کہ کسی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا یارسول اللہ ﷺ کونسی کمائی سب سے عمدہ اور پاکیزہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمایا ہوا (مثلاً تجارت، زراعت اور صنعت وغیرہ) اور ہر وہ سودا جو شریعت کے مطابق ہو۔ [اعلاء السنن]

☆ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں: جو شخص معاملات کے اسلامی اُصول سے بے خبر ہو وہ (خرید و فروخت اور تجارت کے لیے) ہمارے بازار نہ آئے۔ [بخاری]

معاملات کے شرائط واصول:

معاملات کے مندرجہ ذیل شرائط اور اصول ہیں، اگر یہ شرائط واصول نہ پائے جائیں تو وہ معاملہ درست نہیں۔

(۱) تراضی:

یعنی فریقین کی رضامندی مثلاً دوکاندر اور خریدار دونوں آپس میں اس معاملے پر راضی ہوں، مزدور ومالک میں جو بھی معاملہ طے پائے تو دونوں کی رضامندی ضروری ہے، اگر ان میں سے کوئی ایک بھی راضی نہ ہوگا تو اسلام اس معاملے کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ لیکن اس رضامندی سے شرعی رضامندی مراد ہے۔

(۲) معاملہ باطل نہ ہو:

یعنی معاملہ میں کوئی حرام چیز نہ ہو مثلاً کوئی ایسی تجارت یا زراعت کا معاملہ جس میں سود کی آمیزش ہو یا دھوکہ ہو یا جھوٹ، مبیعہ یا ثمن میں کوئی ایک حرام ہو تو اسلام ایسے معاملات کو بھی حرام اور باطل قرار دیتا ہے۔

(۳) معاملہ فاسد بھی نہ ہو:

یعنی فریقین آپس میں راضی ہو اور معاملہ بھی باطل نہ ہو لیکن بعض خارجی اسباب کی بنا پر وہ معاملہ شرعاً صحیح نہ ہو جیسے بیع کے ارکان یعنی ایجاب و قبول میں کوئی نقص ہو مثلاً خرید و فروخت میں قیمت (ثمن) یا مبیعہ (بیچی جانے والی چیز) مجہول، نامعلوم ہو وغیرہ یا پھل آنے سے پہلے باغ فروخت کیا جائے وغیرہ۔ بیعہ فاسد میں اگر خریدار نے سودا پر قبضہ کر لیا ہو تو بیعہ نافذ ہو جائے گا مگر سودی معاملے کے حکم میں ہو گا۔

نوٹ: جس چیز کے اصل (ذات) میں خرابی ہو وہ بیع باطل جیسے شراب، خون، خنزیر کی بیع اور جس چیز کے کسی وصف میں خرابی ہو وہ بیع فاسد جیسے کاٹن کا کپڑا خریدا اور گھر لے گیا تو وہ سوتی کپڑا نکلا اب یہ بیع فاسد ہوا۔

دیگر شرائط:

☆ معاملہ سود اور قمار یعنی جوئے کے طریقے پر نہ ہو۔

☆ جو چیزیں شرعاً حرام ہیں ان کی خرید و فروخت نہ ہو۔

☆ جو چیز صاف گناہ ہی کے لیے تیار کی گئی ہو اس کی بھی خرید و فروخت نہ ہو۔

☆ گاہک سے جھوٹ نہ بولا جائے اور کسی بھی قسم کا دھوکہ نہ کیا جائے، عیب چھپا کر نہ بیچا جائے۔

☆ کوئی شریک ایک دوسرے کی خیانت نہ کرے۔

☆ جو مال اپنے پاس موجود نہ ہو اس کی بیع نہ کی جائے۔(اس میں یہ بھی داخل ہے کہ شکار کرنے سے پہلے پرندے کی یا مچھلی کی بیع کی جائے یا جو بچہ جانور کے پیٹ میں ہو اس کو بیچ دیا جائے۔ یا باغ میں پھل آنے سے پہلے بیچ دیا جائے)

☆ کوئی مجبور حال اپنی چیز بیچنے لگے تو اُس کی مجبوری سے غلط فائدہ نہ لیا جائے بلکہ مال کی اصل قیمت پر وہ چیز لیا جائے۔

☆ ایک بیع کو دوسرے بیع کے ساتھ مشروط نہ کرے مثلاًیوں نہ کہے کہ اپنامال اس شرط پر بیچتاہوں کہ تم اپنامال میرے ہاتھ اتنے پیسوں میں بیچو گے۔

☆ بیع میں قرض کی شرط نہ لگائی جائے مثلاًیوں نہ کہے کہ میں اس شرط پر مال بیچتاہوں کہ تم مجھے اتنی رقم قرض دے دو۔

معاشرت

معاشرہ کہتے ہیں حقوق اور آداب کی ادائیگی کو،اسلام نے معاشرے کے مختلف مواقع کے مختلف احکام وآداب بیان کیے ہیں۔

نکاح

(Marriage)

نکاح کے لغوی معنی کسی دو چیزوں کو ملادینے اور جمع کرنے کے ہیں۔شریعت کی اصطلاح میں نکاح سے مراد وہ معاہدہ ہے جس میں مرد اور عورت آپس میں بندھے ہوتے ہیں۔

نکاح کی فضیلت :

نبی علیہ السلام نے فرمایا: ''نکاح میری سنت ہے۔'' [ابن ماجہ]

گویانکاح کرناسنت نبوی ﷺ کوزندہ کرناہے۔

شرائط نکاح : نکاح باندھنے کے لیےان شرائط کاہوناضروری ہے۔

(۱) ایمان

(۲) منکوحہ کاصالح نکاح ہونا(غیر محرم ہونا،کسی دوسرے کامنکوحہ نہ ہو، کسی کی عدت میں بھی نہ ہونا۔

(۳) شہادت(کم ازکم دوگواہوں کاہونا) (۴)مہرکاہونا (۵)دونوں کاراضی ہونا۔

نوٹ: اگرمہر مقرر نہ بھی کرے تب بھی نکاح منعقدہو جائے گاپھر مہر مثل دیناواجب ہوگا۔

رکن نکاح : ایجاب وقبول۔

طلاق

(Divorce)

طلاق کے لفظی معنی بندھن کھولنے کے ہیں اور شریعت میں اس گرہ اور بندھن (عقد نکاح) کے کھول دینے کو طلاق کہتے ہیں۔

طلاق پسندیدہ چیز نہیں ہے:

حدیث میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور قابلِ نفرت چیز طلاق ہے۔" [ابن ماجہ]

گویا حتی الامکان طلاق سے اپنے آپ کو بچایا جائے اگر پھر بھی کوئی چارہ نہ ہو تو طلاق دینا جائز ہے۔

طلاق کی قسمیں اور اُس کا حکم:

طلاق کی تین قسمیں ہیں:

(۱) طلاقِ رجعی (۲) طلاقِ بائن (۳) طلاقِ مغلظ

(۱) طلاقِ رجعی:

طلاق رجعی اس کو کہتے ہیں کہ جس میں آدمی رجوع کر سکتا ہو یعنی ایک یا دو طلاق دینے کے بعد تین حیضوں (عدت) کے اندر اندر رجوع کرنے سے بیوی نکاح سے نہیں نکلتی۔

(۲) طلاق بائن:

اور اگر اس عدت کے اندر رجوع نہ کیا گیا اور تیسری طلاق بھی نہ دی گئی تو عدت (تین حیض) ختم ہونے کے بعد نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ (اس طلاق کے بعد تجدید نکاح یعنی دوبارہ نکاح پڑھنے کے بعد آدمی پھر اسے اپنی بیوی بنا سکتا ہے)۔

کنائی الفاظ سے طلاق دینے سے بھی طلاقِ بائن واقع ہوتی ہے جب نیت طلاق کی ہو۔

(۳) طلاقِ مغلظ :

طلاقِ مغلظ اس کو کہتے ہے کہ آدمی تین طلاق اکٹھے یا علیحدہ علیحدہ دے دے۔ اس کے بعد

جب تک بیوی دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کر کے ہمبستری نہ کرے اور وہ اپنی مرضی سے طلاق نہ دے تب تک یہ عورت اس شوہر کے لیے حلال نہیں، چاہے دوبارہ نکاح ہی کیوں نہ کریں۔

کس کی طلاق واقع ہوگی اور کس کی نہیں:

(۱) طلاق مرد دے سکتا ہے، عوت طلاق نہیں دے سکتی۔ طلاق کے لئے یہ شرط ہے کہ طلاق دینے والا عاقل بالغ ہو۔ اگر کسی نابالغ یا پاگل یا سوئے ہوئے آدمی نے طلاق دے دی تو طلاق واقع نہ ہوگی۔

(۲) اگر کسی نے نشے کی حالت میں طلاق دی، تب بھی طلاق پڑ جائے گی۔

(۳) ایسا مریض جس کے ہوش وحواس باقی نہ ہوں تو طلاق واقع نہ ہوں گی۔

(۴) کوئی شخص صریح الفاظ میں طلاق خواہ ہنسی مزاق سے دے یا سنجید گی سے یا غصہ میں بہر صورت طلاق واقع ہو جائے گی۔ البتہ اگر اشارے اور کنایہ کے الفاظ استعمال کیے تو نیت کے بغیر طلاق نہ پڑے گی۔

طلاق دینے کا صحیح طریقہ :

اُس طہر (پاکی) میں ایک طلاق دینا چاہیے جس میں جماع نہ کیا ہو اور پھر تین حیض یا وضع حمل تک کوئی دوسری طلاق نہ دی جائے تو عدت (تین حیض) پوری ہونے کے بعد خود بخود عورت حرام یعنی بائن طلاق ہو جائے گی۔

شرعی لباس کے شرائط اور اصول

قاعدہ: لباس میں پانچ چیزیں ضروری ہے:

(۱) ستر یلہ ہو یعنی عورت کو چھپانے والا ہو۔

(۲) لباس زینت والا ہو یعنی بدہیئت اور بے ڈھنگا نہ ہو جو نفرت اور کراہت کا سبب بنے۔

(۳) کسی غیر مسلم قوم کا مذہبی شعار نہ ہو۔

(۴) مرد کے لیے عورت اور عورت کے لئے مرد جیسا لباس پہننا جائز نہیں۔

(۵) حرام نہ ہو جیسے مردوں کے لیے ریشمی لباس۔

تفصیل:

(۱) لباس اور پردہ ایسا ہو جو تمام جسم کو ڈھک سکے۔

(۲) اتنا باریک اور ہلکا نہ ہو کہ جسم اندر سے نظر آئے اور اندر جسم کی عکاسی کرے۔

(۳) لباس کھلا ہوا ہو، بدن سے چمٹا ہوا نہ ہو۔ اتنا چھوٹا تنگ اور چست نہ ہو جس سے جسم کی وہ اعضاء ظاہر ہو جائیں جن کا چھپانا واجب ہے۔

(۴) ایسا لباس نہ ہو کہ عورت کے لیے مردوں کے لباس کے مشابہ ہو یا مرد کے لیے عورتوں کے لباس کے مشابہ ہو۔

(۵) کافر اور فاسق مردوں، عورتوں کا فیشن اور لباس نہ ہو۔

(۶) فخر و غرور اور دکھاوے کے لیے نہ پہنا جائے۔

(۷) عورتوں کے لیے ایک شرط یہ بھی ہے کہ خوشبودار لباس نہ ہو۔

(۸) لباس میں اسراف اور تبذیر نہ ہو، بلکہ اپنی مالی استطاعت کے موافق ہو۔

(۹) عورت کے لیے لباس اور پردہ بذات خود ایسا منقش، جاذب نظر اور پرکشش نہ ہو کہ مردوں کی نظروں کو اپنی طرف کھینچے۔

جہاد

(Jihad)

جہاد کے لغوی معنی کوشش کے ہے، جب کہ شریعت میں اللہ کی راہ میں لڑنے کو جہاد کہتے ہیں۔

جہاد کی فضیلت:

نبی ﷺ نے فرمایا: سارے اعمال میں سب سے اونچا درجہ جہاد فی سبیل اللہ کا ہے۔ [مشکوٰۃ]

مراتب جہاد: جہاد کے کئی مراتب ہیں:

(۱) نفس کے ساتھ جہاد۔

(۲) شیطان کے ساتھ جہاد۔

(۳) ارباب ظلم وفسق وفجور اور مبتدعین سے جہاد۔

(۴) کفار اور منافقین کے ساتھ جہاد۔

نفس کے ساتھ جہاد کے چار مراتب ہیں:

(۱) دین حق کا علم حاصل کرنا۔

(۲) اس پر عمل کرنا۔

(۳) اس کی دعوت دینا۔

(۴) اس کے راستے میں آنے والے مصائب برداشت کرنا۔

شیطان کے ساتھ جہاد کے دو مراتب ہیں:

(۱) شیطان کی طرف سے آنے والے شکوک وشبہات کا مقابلہ کرنا۔

(۲) شیطان کی طرف سے آنے والی غلط ارادوں اور شہوات کا مقابلہ کرنا۔

کفار و منافقین کے ساتھ جہاد کے چار مراتب ہیں:

(۱) قلبی جہاد کرنا۔ (۲) زبانی جہاد کرنا۔

(۳) مالی جہاد کرنا۔ (۴) جسمانی جہاد کرنا۔

ارباب ظلم، فساق فجار اور مبتدعین کے ساتھ جہاد کے تین مراتب ہیں:

(۱) ہاتھ سے جہاد کرنا (۲) مالی جہاد کرنا۔ (۳) جانی (جسمانی) جہاد کرنا۔

کفار کے ساتھ جسمانی جہاد کی قسمیں باعتبار فرضیت: دو ہیں۔

(۱) فرضِ عین (۲) فرضِ کفایہ

فرضِ عین کی صورتیں:

(الف) جب کوئی طاقتور دشمن کسی اسلامی ملک پر یا اس کے کسی خاص حصہ پر حملہ کردے یا حملہ کرنے کا قوی امکان ہو اور سربراہ مملکت یا سربراہ اسلام جنگ کا عام اعلان کرے تو اس وقت ہر بالغ مرد کو اس کے مقابلہ کے لیے نکلنا فرض ہوتا ہے۔

(ب) جس ملک یا خطہ میں کمزوروں، عورتوں اور بچوں کی جان ومال اور عزت وآبرو محفوظ نہ رہ جائے اور ناحق ان پر ظلم وجور کے پہاڑ توڑے جارہے ہوں تو ان کے خلاف اقدام کرنا فرض عین ہے۔

(ج) تیسری صورت ایک دائمی واقدامی جہاد کی ہے۔ یہ صورت اُس وقت تک قائم ہے جب تک جارح باطل قوتیں پڑوس میں موجود ہیں۔

فرض کفایہ کی صورتیں:

جہاد فرض کفایہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کوئی غیر معمولی ہنگامی صورتحال نہ ہو مگر بالفعل بالکل پرامن حالات بھی نہ ہوں بلکہ دشمن کی سازشیں اور ریشہ دوانیاں باقی ہوں۔ اس صورت حال میں اگر کچھ لوگ بھی اس مہم پر جان ومال کی قربانی کے لیے تیار رہیں تو عام لوگوں کے سر سے جہاد میں شریک نہ ہونے کا گناہ ٹل جائے گا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بقیہ لوگوں پر جہاد فرض نہیں۔ فرض تو سب پر ہے۔ بس فرق یہ ہے کہ فرض عین کی صورت میں براہ راست ہر شخص کی شرکت اگر شرعی یا طبعی عذر نہ ہو تو ضروری ہے، جیسے نماز، روزہ ضروری ہے اور فرض کفایہ میں کچھ لوگوں کی شرکت سے بھی یہ فرض ادا ہو جائے گا۔

جہاد کن لوگوں پر فرض ہے : جہاد کے واجب ہونے کی سات شرطیں ہیں:

(۱) مسلمان ہونا (۲) بالغ ہونا (۳) عاقل ہونا

(۴) آزاد ہونا (۵) اس کے اندر کوئی جسمانی نقص نہ ہو

(۶) مرد ہونا (۷) زادِ راہ اور سامان جہاد کا ہونا۔

نماز اور ترجمہ

تکبیرِ تحریمہ: اَللّٰہُ اَکْبَرُ "اللہ بہت بڑا ہے۔"

ثناء: سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ط

"پاک ہے تو اے اللہ! اور آپ کی ہی حمد ہے، اور بابرکت ہے نام آپ کا، اور بلند ہے آپ کی شان، اور نہیں کوئی عبادت کے لائق آپ کے سوا۔"

تعوذ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔

تسمیہ: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

خاص اللہ کے نام کی مدد سے شروع کرتا ہوں۔

سورۃ الفاتحہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۲ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۳ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۴ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۵ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۶ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۷ آمین۔

"خدائی کی سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے۔ جو عام اور خاص مہربان ہے۔ قیامت کے دن کا مالک ہے۔ (اے پروردگار) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم کو سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام واحسان کیا ہے۔ نہ اُن لوگوں کا راستہ جن پر غضب کیا گیا ہے اور نہ اُن کا جو گمراہ ہیں۔ ہماری دعا قبول فرما۔"

سورۃ اخلاص:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ٣
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ٤

کہو کہ اللہ ایک ہے۔اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کا کوئی اولاد (لاڈلا) اور نہ وہ کسی کا اولاد (لاڈلا) ہے۔اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

رکوع کی تسبیح : سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ۔ (کم از کم تین مرتبہ پڑھے)

"پاک ہے رب میرا جو بڑے شان والا ہے۔"

یا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

"نہایت پاکیزگی اور تقدیس والا ہے اور ملائکہ اور روح کا پروردگار ہے۔"

یا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ۔

"ہمارے اللہ! تیری ذات پاک ہے، الوہیت کی صفات تیرے ہی لیے ہیں، اے اللہ! مجھے معاف کردے۔"

تسمیع : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔

"سن لی اللہ نے اُس کی جس نے اُس کی تعریف کی۔"

تحمید : رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

"اے ہمارے رب آپ کے لیے ہے تعریف۔"

یا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ۔

"اے ہمارے رب تیرے لیے حمد ہے، بہت پاکیزہ اور برکت والی حمد۔"

سجدہ کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔ (کم از کم تین مرتبہ پڑھے)

"پاک ہے رب میرا بہت بلند۔"

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ۔

"اے ہمارے اللہ! تیری ذات پاک ہے۔ الوہیت کی صفات تیرے ہی لیے ہیں۔ یا اللہ! مجھے معاف کیجیے۔"

یا سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَآئِکَةِ وَالرُّوحِ۔

"نہایت پاکیزگی اور تقدیس والا ہے اور ملائکہ اور روح کا پروردگار ہے۔"

جلسے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

"یا اللہ! میری لغزشیں معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے ترقی دے، میری کمزوری دور فرما، مجھے عافیت دے، مجھ کو ہدایت دے اور مجھے روزی عطا فرما۔"

یا: رَبِّ اغْفِرْلِیْ، رَبِّ اغْفِرْلِیْ۔

"اے میرے رب! میری مغفرت فرما۔ اے میرے رب! میری مغفرت فرما۔"

تشہد:

اَلتَّحِیَّا تُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَا تُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَا دِاللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

"تمام قولی عبادات، بدنی عبادات اور مالی عبادات خاص اللہ کے لیے ہیں۔ سلام تجھ پر اے نبی ﷺ اور رحمت اللہ کی اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اقرار کرتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔"

درود شریف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

"اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کے آل (پیروکاروں) پر خصوصی رحمتیں نازل فرما جس طرح کہ آپ نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کے آل پر خصوصی رحمتیں نازل فرمائیں۔ بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر جس طرح آپ نے برکت نازل کی ابراہیمؑ پر اور حضرت ابراہیمؑ کی آل پر بے شک تو ہی تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔"

دعا: اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی نیکی کرنے کی توفیق عطا فرما اور آخرت میں بھی اس نیکی کا بدلا عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچا۔

یا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

"یا اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیے ہیں، گناہوں کو تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں، پس مجھے اپنی طرف سے مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحم کر۔ بے شک تو بخشش کرنے والا اور مہربان ہے۔

سلام: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ "تم پر اللہ تعالیٰ کا سلام اور رحمت ہو۔"

دعائے قنوت:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ ؕ وَ نَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ؕ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

"اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش چاہتے ہیں۔ تم پر ایمان رکھتے ہیں اور تیری اچھی سے اچھی تعریف کرتے ہیں۔ تیرے شکر گزار ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے۔ ہم علیحدہ ہوتے ہیں اور اُن کو چھوڑتے ہیں جو تیری نافرمانی کرتے ہیں۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے ہم نماز پڑھتے ہیں اور تیرے ہی سامنے ہم اپنی پیشانی جھکاتے ہیں اور تیری ہی طرف ہم دوڑتے ہیں اور تیزی سے آتے ہیں اور تیری رحمت کی اُمید کرتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں اور تیرا عذاب ناشکروں کو آنے والا ہے۔"

یا اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَ عَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَ تَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ. لَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ۔

"یا اللہ! مجھ کو ان لوگوں میں ہدایت دے جن کو تو نے ہدایت دی، اور مجھ کو ان لوگوں میں عافیت میں رکھ جن کو تو نے عافیت دی، ان لوگوں میں میری کارسازی فرما جن کی تو نے کارسازی فرمائی، جو چیز تو نے مجھے عطاء فرمائی ہے، میرے لیے اس میں برکت عطا فرما، مجھ کو اس چیز کے شر سے بچا جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے، بے شک تو فیصلہ کرتا ہے اور تجھ پر کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، جس سے تو دوستی کرتا ہے، اس کو کوئی ذلیل نہیں کر سکتا اور جس سے تو دشمنی کرتا ہے اس کو کوئی عزت نہیں دے سکتا۔ اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بلند ہے۔ تیرے عذاب سے صرف تیرے پاس جائے پناہ ہے۔"

مسنون دعائیں

ذکر اور دعا عبادات میں سے اہم عبادت ہے۔ قرآن میں ذکر و دُعا کے جو الفاظ وارد ہوتے ہیں اور حدیث کی کتابوں میں حضور اکرم ﷺ کی زبانِ پُر سعادت سے ذکر و دعا کے جو الفاظ منقول ہیں۔ ان کو جب آپ حضور قلب کے ساتھ اپنی زبان سے ادا کریں گے تو ان کے ایک ایک لفظ میں آپ کو اپنے دل کی ترجمانی، اپنے حالات کی نمائندگی اور پریشانی اور بے چینی کی حالت میں اطمینان قلب کا سامان ملے گا۔ ان میں آپ کو بہت سی ایسی داخلی و خارجی ضرورتوں کا ذکر ملے گا جن کی طرف بہ آسانی ہر انسان کا ذہن منتقل نہیں ہوتا لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ ان مسنون دعاؤں کی پابندی کریں۔

قبولیتِ دُعا کے شرائط اور آداب:

دُعا کے سلسلہ میں چند آداب اور شرطوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

(۱) اپنی معمولی سے معمولی جائز ضرورت کے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے دُعا کرنی چاہیے۔ لیکن کسی ایسی چیز کے لیے دعا نہ کرنی چاہیے جسے شریعت نے معصیت قرار دیا ہے یا اس سے کسی کی حق تلفی، کسی پر ظلم یا کسی سے تعلق قطع ہوتا ہے۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ دعا کرنے والے کا ذریعہ معاش حلال ہو، حرام کی آمیزش نہ ہو۔

(۳) تیسری ضروری بات یہ ملحوظ رکھنی چاہیے کہ اگر دعا سے اس کی حاجت برآری نہ ہو رہی ہو یا اس کے نتیجہ میں تاخیر ہو رہی ہو تو اُکتا کر دُعا ترک نہ کر دینی چاہیے، ہو سکتا ہے اس کی کسی کوتاہی کی وجہ سے یہ تاخیر ہو رہی ہو یا اس میں اس آدمی کا خیر نہ ہو۔

آداب دُعا:

(۱) دعا کرنے والے کو پورے عزم و یقین کے ساتھ دُعا کرنی چاہیے۔

(۲) حتی الامکان دعا، اچھے اور دلجمعی کے اوقات میں کرنا چاہیے۔ نبی علیہ السلام نے جن اوقات میں دعا کی تلقین فرمائی وہ بیشمار ہیں۔ چند خاص اوقات کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

☆ فرض نمازوں کے بعد

☆ تہجد کے وقت

☆ سفر کی حالت میں

☆ آذان و اقامت کے درمیان

☆ جمعہ کے دن عصر کے بعد سے مغرب تک

☆ شب قدر میں خاص طور پر رمضان کی ۲۷ ویں شب کو

☆ جمعہ کی رات میں یعنی جمعرات کا دن گزر کر جو رات آتی ہے۔

(۳) دعا ہاتھ اٹھا کر کرنا چاہیے اور دُعا کرنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو منہ پر مل لینا چاہیے۔

(۴) جہاں تک ممکن ہو ایسی دعائیں کرنی چاہئیں جو دُنیا و آخرت دونوں کی بھلائیوں کے لیے جامع ہوں۔

(۵) اپنے کسی نیک عمل کا واسطہ دے کر دُعا کرنا بہتر ہے۔

(۶) پاک صاف ہو کر اور قبلہ رو ہو کر دعا کرنا۔

(۷) اللہ کی حمد و ثنا اور درود شریف پڑھ کر دعا کرنا چاہیے۔

نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی چند جامع دعائیں:

سونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ ؕ

جاگنے کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ؕ

کھانا کھانے کی دعا : بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

کھانا کھانے کے بعد دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ؕ

بیت الخلاء جانے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثُ ط

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا: غُفْرَانَکَ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیَ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

کپڑے پہننے کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ ط

آئینہ میں دیکھنے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِی۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ط

گھر سے نکلنے کی دعا: بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط

مسجد میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ط

مسجد سے باہر نکلنے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ ط

آذان کے بعد کی دعا: اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ۔

بازار میں داخل ہونے کی دعا: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ ط وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ۔

مجلس سے اٹھنے کی دعا: سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ط

سفر کی دعا : بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ یا
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَفِیْقِیْ فِیْ سَفَرِیْ وَخَلِیْفَتِیْ فِیْ اَھْلِیْ وَمَالِیْ ط

سواری کی دعا : سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ط وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْن

چھینک کی دعا : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
چھینکنے والے کی یہ دعا پڑھنے پر دوسرا یہ جواب دے : یَرْحَمُکَ اللّٰہُ۔

چاند دیکھنے کی دعا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ ،اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ۔

تعزیت کی دعا:
اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلَّ شَیْئٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی۔[بخاری و مسلم]

قبرستان میں جانے کی دعا :
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَااَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُاللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔

صبح وشام پڑھنے کی دعا

- بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاۗءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؕ [تین مرتبہ]
- اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔ (ابوداؤد وترمذی) (صبح اور شام کے وقت سات بار)
- رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا. (ابوداؤد) (صبح وشام تین بار)
- اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ هٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَافِیْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ۔ (ابوداؤد)
- اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ؕ
- یَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قَلْبِیْ اِلٰی اِطَاعَتِكَ ؕ
- یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ ؕ
- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ ؕ

ایمان مفصل :

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ؕ

ایمان مجمل :

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ ؕ

کلمہ طیبہ :

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

کلمہ شہادت:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ

کلمہ تمجید:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

کلمہ توحید :

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرِ ط وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ ط

کلمہ استغفار:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ط وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ط

دعا صلوٰۃ حاجت

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْ جِبَا تِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَا مَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْباً اِلَّا غَفَرْ تَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلاَّ فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلاَّ قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّا حِمِیْنَ۔

دعا استخارہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُ کَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِ رُکَ بِقَدْرَ تِکَ وَأَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُوَ لاَ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّا مُ الْغُیُوْبِ ہ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَ الاَ مْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَا قِبَۃِ امرِ ی (اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ) فَاَ قْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَ الاَ مْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ (اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ) فَا صْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِ فْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ۔